اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی ر اُنیسواں اجلاس (آٹھویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 11رمئی 2026ء بمطابق ۲۳ ذیقعد ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	04
4	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	34
5	رخصت کی درخواستیں۔	41
6	قرارداد نمبر 81۔	42
7	قرارداد نمبر 82۔	47

جلد 19 ☆☆☆ شمارہ 8

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب عبدالسلام ریکی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 11 رمئی 2026ء بمطابق ۲۳ ذیقعد ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 4:00 بجے زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِيۡتَآىِٕ ذِى الۡقُرۡبٰى وَيَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ وَالۡبَغۡىِۚ يَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۝٩٠ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝٩١

﴿پارہ نمبر ۱۴ سُوۡرَةُ النحل آیات نمبر ۹۰ اور ۹۱﴾

ترجمہ: اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول کام سے اور سرکشی سے، تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ اور پورا کرو عہد اللہ کا جب آپس میں عہد کرو اور نہ توڑو قسموں کو پکا کرنے کے بعد اور تم نے کیا ہے اللہ کو اپنا ضامن، اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ صدق اللّٰہُ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ اَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ۔بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ ۔جی جی مولوی صاحب! ایک منٹ۔حکم یہ ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو آپ لوگ خاموشی کے ساتھ سن لیا کریں اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کنٹانی میں کوسٹ گارڈ کی فائرنگ سے کئی مزدور شہید ہو گئے ہیں ابھی جو میں آپ سے بات کر رہا ہوں اُن پر فائر ہوا ہے پہلے ایک تھا ابھی آٹھ بتا رہے ہیں۔آٹھ مزدور کوسٹ گارڈ کی فائر سے شہید ہوئے کنٹانی میں،تو ظاہر ہے ہم کچھ نہیں کر سکتے میں آپ سے فاتحہ خوانی کے لیے درخواست کر سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں please thank you مولوی صاحب! فاتحہ خوانی کریں جی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! محمد اقبال ساسولی صاحب جمعیت علماء اسلام واشک کے ایک ورکر تھے رات کو خاران آئے تو چوروں نے ان کو شہید کیا ان کے لیے بھی دُعا کریں۔

جناب اسپیکر: محمد اقبال ساسولی صاحب،ان مزدوروں کے لیے۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: اَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ایجنڈا پر جانے سے جی۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! بائیکاٹ پھر جاری ہے میں نے پچھلے اجلاس میں بھی آپ کو ایک chit بھیجی تھی کیونکہ ہمارے نجی چینلز یہاں بند بھی ہو رہے ہیں اور اُن کے employees کو فارغ بھی کیا جا رہا ہے۔تو ایک بہت اہم مسئلہ تھا جس پر ہم پچھلے اجلاس میں بھی بات کرنا چاہ رہے تھے لیکن اجلاس اس وقت ملتوی ہو گیا تھا۔آج میڈیا کے دوست بائیکاٹ بھی کر رہے ہیں اجلاس اسی issue کی وجہ سے۔کیونکہ بہت سارے ایسے نجی پرائیویٹ چینلز ہیں پہلے ہی بہت کم coverage ملتی ہے بلوچستان کو مختلف ٹی وی چینلز پر۔اب تو جب میں ترجمان کی جناب اسپیکر! تو اس وقت بھی میں شدت سے اس بات کو محسوس کرتی تھی کہ جو پرائیویٹ چینلز ہیں ہمارے یہاں کے employees کی facilities بہت محدود کم تھیں۔اور اب تو بہت سارے ایسے چینلز ہیں جو بند ہو رہے ہیں اور اسی issue کی وجہ سے بے روزگاری کی وجہ سے جو اِن کے employees ہیں انہیں اس خوف اور اس پریشانی سے پچھلے دنوں ایک employee کو heart attack بھی ہوا ہے تو یہ بہت اہم issue ہے وزیر اعلیٰ صاحب یہاں موجود ہیں تو ان کی توجہ کے لیے thank you so much

جناب اسپیکر: thank you رحمت صالح صاحب! جی mic on کریں۔

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر! ویسے ہی بلوچستان نیشنل میڈیا میں missing ہے جیسے ہم missing

persons کی بات کرتے ہیں بہت سارے میڈیا والے جب کبھی کبھار ہمیں آج کل تو on board نہیں لیتے ہیں کبھی کبھار call پہ جب لیتے ہیں ہم کہتے ہیں بلوچستان پہلے نیشنل میڈیا سے missing ہے اس مسئلے کو حل کریں پھر بلوچستان کی بات کریں۔آج افسوس کی بات یہ ہے کہ بلوچستان کی نیوز تو ویسے ہی نہیں چلتیں نیشنل میڈیا پر۔لیکن آج بلوچستان کے ساتھیوں کے ساتھ ایک دیدہ دانستہ ناجائز طریقے سے ایک ظلم زیادتی ہو رہی ہے۔PEMRA کے rules کے مطابق جو لائسنس issue ہوتے ہیں سر! وہ bound ہیں ٹی وی مالکان کے یہاں کے جو bureau offices اُن کے ہوتے ہیں یہاں کی مقامی صحافتی برادری کو adjust کرلیں۔اب سر! برسوں سے سالوں سال یہی بندہ as a صحافی نہیں ٹی وی چینل کے ساتھ کام کررہا ہے اُس کو اچانک ایک کال آتی ہے کہ کل سے آپ آفس نہیں آئیں۔اب سنو ٹی وی نے بیک قلم جنبش اپنا وہ بیورو چیف ہی بند کردیا۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے، بلکہ ایک تنگ نظری اور فرق درک اور تعصب ہے، جب یہ ٹی وی چینل والے اربوں روپے کما رہے ہیں اور وہ اپنے اربوں روپے بچانے کے لیے اپنے ملازمین کو زبردستی نکال رہے ہیں کہ جی ہم ایک بندے سے چلائیں گے میں کہتا ہوں اس مسئلے پہ صحافی برادری نے جو واک آؤٹ کیا ہے آپ ایک delegation بھیج دیں ہم جا کے ان کو واپس لائیں گے۔پھر چیف منسٹر صاحب سے کہیں گے۔

جناب اسپیکر: آپ بے شک چلے جائیں۔فرح عظیم شاہ صاحبہ اور علی محمد جتک صاحب آپکے ساتھ جائیں گے آپ تینوں جائیں ذرا میڈیا کے جو ہمارے بھائی ہیں اُنکو منا کے لے آئیں پھر ہم چیف منسٹر صاحب سے اس پر final direction لے لیتے ہیں۔فرح عظیم شاہ صاحبہ، علی محمد جتک صاحب اور رحمت صالح صاحب جی۔

جناب عبید اللہ گورگیج (پارلیمانی سیکرٹری پراسیکیوشن): جناب اسپیکر! میں صرف Ex-MPA ہیں ہمارے طارق بگٹی صاحب ان کو welcome کرتا ہوں ایوان میں thank you

جناب اسپیکر: ٹھیک ہوگیا thank you۔سی ایم صاحب! ایک، ایجنڈے پہ جانے سے پہلے ویسے گزارش میں آپ سے کردوں آپ کی غیر موجودگی میں ایک issue یہاں اُٹھایا گیا تھا جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے related تھا اور کچھ مشینری تھی ہماری ایک ہاسپٹل میں وہاں سے شیخ زید کی تھی وہ شفٹ کرنی تھی اس پر وہاں political issue بنا پھر پبلک آئی انہوں نے اس کو روکا ہے۔تو تھوڑی بہت جو ہماری information ہوئی آپ سے تھوڑی سی discussion ہوئی ہے۔ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے یہ پتہ چلا ہے کہ یہ direction گورنمنٹ نے دی ہے تو ہم گورنمنٹ کی direction کے مطابق ہم نے کام کیے ہیں۔تو آپ سے گزارش ہے اگر آپ اس پر پورے ہاؤس کو update کردیں تقریباً کہ اس کا آگے کیا ہوگا آپ کی direction تھی تو کیسے اس issue کو resolve

کیا جائے۔

سردار سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! کیونکہ ہیلتھ منسٹر صاحب is not well he is in اسلام آباد آپ کو زیادہ تفصیل سے بتا پاتے۔ جناب اسپیکر! یہ unfortunate ہے کس طرح کے issues politicize ہو جاتے ہیں لوگوں کے پاس information مکمل نہیں ہوتی اور information مکمل نہیں ہوتی تو half information کے ساتھ جب آپ بات کرتے ہیں کسی کی intention غلط نہیں ہوتی جو بھی آنریبل ممبر یہاں پہ بات کرتا ہے intention سب کی ٹھیک ہوتی ہے اور بلوچستان کے لوگوں کی بھلائی کی بات ہوتی ہے. لیکن چونکہ information گورنمنٹ کے پاس زیادہ ہوتی ہے تو لوگ پھر اس کو politicize کر دیتے ہیں۔ یہ اس کا بیک گراؤنڈ یہ ہے کہ ہم نے کچھ equipments منگوائے تھے ہماری گورنمنٹ نے اور وہ install ہونے تھے شیخ زید ہاسپٹل میں، اسی طرح ہم نے ایک historic achievement ہے ہماری گورنمنٹ کی کہ ہم نے NICVD کے طرز پر چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب کی direction پر یہاں ہم نے BICVD جو ہے ایک پورا اس کا ایک mechanism بنایا ہے ایک جو heart diseases ہیں ان کے لیے اُسی طرز پر یہاں بلوچستان میں ایک initially کوئٹہ میں اور پھر اس کے سیٹلائٹ جس طرح ایک سسٹم ہوتا ہے اس طرح ہوگا اور بلوچستان میں heart diseases اس کے لیے اُسی ماڈل پر ہم نے BICVD بنائی۔ تو وہ مشینری جو install ہونی تھی تو اس کی installations میں تھوڑا سا ٹائم تھا شیخ زید میں اس میں کچھ PSDP سے related issues تھے اور یہ جو مشینری BICVD کے لیے آنی تھی اور یہ دونوں ایک جیسی مشینز تھیں ایرانی war کی وجہ سے جو اس کی shipment تھی وہ نہیں پارہی تھی یہاں اور ہم چاہ رہے تھے کہ BICVD کی inauguration ہو اور بلوچستان کے لوگ جلد سے جلد ان heart issues سے مستفید ہو سکیں اس ہاسپٹل سے۔ اور اس میں گورنمنٹ کی intention یہ تھی کہ جب وہ مشین آجائے گی تو وہ شیخ زید میں shift کر دیں گے اور for the time being بھی ہم اس مشین کو یہاں shift کر کے اس کو functional کر دیں گے so that لوگوں کا بھلا ہو۔ لیکن کیونکہ issue politicize ہو گیا اور جو پارلیمنٹ تک بھی پہنچ گیا اور without information, complete information میں کہتا ہوں کہ یہاں تک پہنچے اور اُس issue کو پھر ہم نے یہی سمجھا کہ جب عوام نہیں چاہتے ہیں ہماری تو عوامی حکومت کیسے عوام کے بغیر کر سکتی ہے؟ تو ہم نے immediately اس کو روک لیا کہ جو پبلک کی چاہت ہے اُسکے مطابق اور جو پارلیمنٹ کی چاہت ہے آپ شیخ زید کے equipments پڑے رہے۔ یہ equipment ہم بلالیں گے 15,20 دن یا 30 دن اور لگ جائیں گے۔ 30 دن اور بلوچستان کے لوگ suffer کر لیں کوئی بات

نہیں ہے ہماری پارلیمنٹ کی وجہ سے کرلیں یا لوگوں کے احتجاج کی وجہ سے کرلیں that hardly matter جو جہاں اِتنا عرصہ کے لئے اتنے سالوں میں کرلیا ابھی BICVD نہیں بنی اب اگر بن گئی ہے تو this is a positive thing آج the good thing is اب ہم اُس مشینری کو airlift کررہے ہیں جو ہم BICVD کیلئے منگوائی تھی because ship کے توراستے آپ کو پتہ ہے بند ہے اور safe نہیں ہے پاکستان کے لئے تو بند نہیں ہوسکتے اللہ کے فضل وکرم سے لیکن it is not safe پھر بھی شاید کوئی حادثہ نہ ہوجائے تو thats why پھر ہم نے اُس کو airlift کرنے کا کہہ دیا ہے probably آج یا کل میں وہ airlift ہوجائیں گے اور ہم انشاء اللہ 10,15 دن میں اپنی BIVCD چلا دینگے وہ مشینری equipment, as it is شیخ زید میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور جب گورنمنٹ انشاء اللہ تعالیٰ اُس کو بھی functional کرلے گی priority میں ہم BICVD کو کررہے ہیں اور وہ airlift ہوگئی ہے یہ مشینیں آج یا کل آجائینگی تو within 15 to 20 days انشاءاللہ تعالیٰ ہمارا BICVD چل پڑے گا اِس کا background یہ ہے اس کے علاوہ ادھر۔۔۔

جناب اسپیکر: ok thank you! It is now clear ہے کہ آپ وہ مشینری شفٹ نہیں کررہے ہیں وہ مشینری اُدھری install ہوگی جہاں پڑی ہوئی ہے۔ ok۔thank you جی؟۔۔(معزز رکن بغیر مائک کے بولتے رہے) وہ جو سنٹرل ایئرکنڈیشن جو چل رہے ہیں اُس کی آواز ہے تھوڑی سی اُسے problem create ہورہی ہے anyway وہ کوشش کریں تھوڑی دیر بعد اُس کو off کردیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: **وقفہ سوالات۔**

میر یونس عزیز زہری صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 283 دریافت فرمائیں۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): سوال نمبر 283۔

☆283 میر یونس عزیز زہری، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 16 جون 2025ء۔

کیا وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 13 اپریل 2026ء کو موخر شدہ۔

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق کے سروس رولز کے تحت سیکرٹریز، آفیسران واہلکاران کی جائے تعیناتی پر تین سال سے زائد عرصے تک نہیں رہ سکتے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو تین سال سے زائد جائے تعیناتی پر کام کرنے والے سیکرٹریز، آفیسران واہلکاران کے نام مع ولدیت، عہدہ، گریڈ، شناختی کارڈ نمبر اور لوکل/ ڈومیسائل کی تفصیل دی جائے۔ نیز سال 2021ء سے تاحال مذکورہ بالا آفیسران کی جائے تعیناتی کی تاریخ کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی minister concerned please

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم ونسق:): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر ملازمتہائے عمومی نظم ونسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 14 اکتوبر 2025ء۔

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جی یونس عزیز زہری صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! میں نے ان سے پوچھا تھا کہ S&GAD کے rules کے مطابق کیا مجھے بتا سکتے ہیں کہ tenure تین سال کا ہے یا اُس سے زیادہ ہے کم ہے کیا ہے کیا نہیں ہے؟ اگر تین سال ہے تو مجھے بتا دیں تین سال ہے یا اُس سے زیادہ کیا ہے؟

جناب اسپیکر: یہ۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: مائیک اُوپر کریں جی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: میرے بھائی یونس زہری صاحب کی بات بالکل ٹھیک ہے تین سال ہی ٹائمنگ سر! اور اکثر تین سال سے زیادہ کوئی نہیں اگر کہیں پر گورنمنٹ کو کوئی ضرورت ہوتی ہے کہ سمجھ میں آتا ہے کوئی آفیسر ضروری ہے کہ اس کو تھوڑا وقت اور دیا جائے اس سے اچھا کام لیا جائے اگر اس بنیاد پر کوئی ہوا ہے ویسے تین سال سے زیادہ نہیں ہے timing sir!

جناب اسپیکر: three years سے زیادہ کوئی بھی نہیں ہے؟

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ابھی یہ انہوں نے جو مجھے سوال جواب بھیجا ہے 11 بندے ہیں جو 10 سال سے اپنی پوسٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی 12 بندے ہیں۔

جناب قائد حزا اختلاف: 9 سال کے 12 بندے ہیں 8 سال کے 23 بندے ہیں، جو 8 سال سے اور 7 سال کے 8 بندے ہیں، 6 سال کے 30 بندے ہیں، 5 سال کے 7 بندے ہیں، 12 سال کے 4 بندے ہیں، 13 سال کا 1 بندہ ہے اور 15 سال کے 2 بندے ہیں، اور 16 سال کے 2 بندے ہیں۔ جناب اسپیکر! اللہ نہ کرے اِن کو اللہ لمبی عمر دے دے اِن آفسران کو جو 12 سال سے یا 16 سال سے بیٹھے ہوئے ہیں اگر 23 سال سے بیٹھے ہوا گر یہ فوت ہو گئے تو پھر ہمارے بلوچستان کا کیا ہوگا؟ کیونکہ 23 سال سے وہ ایک پوسٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں ہماری ضرورت اگر

23 سال تک ایک پوسٹ پر اللہ ان کو لمبی زندگی دے تا کہ وہ ریٹائر بھی یہی سے ہو جائے لیکن بعد میں ہمارا کیا ہوگا؟ کہ 23 سال سے کوئی اگر بیٹھا ہوا ہے ایک پوسٹ پر یہ 8,8 سال کے بھی 9 سال کے اور 10 سال کے بھی لوگ بیٹھے ہوئے تو یہ مجھے ذرا بتا دیں کہ یہ کون لوگ ہیں جو اتنی اِن کی ضرورت ہے اور ان کے بغیر بلوچستان نہیں چل سکتا ان کے بغیر سسٹم نہیں چل سکتا ذرا وزیر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ ان کی کیا تعریفیں ہیں اور ان کی خوبیاں ذرا ہمیں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سائیں! یہ درست ہے کہ اس پالیسی کے مطابق 3 سال ہونے چاہئیں مگر ٹیکنیکی نوعیت کی اسامیوں پر کچھ افیسرز انتظامی امور کو بہتر انداز میں رواں دواں رکھنے کے حوالے سے افسران اہلکاران کے تبادلے وتعیناتی معیاد پورا ہونے کے بعد بھی اُن کو تبادلہ عوامی خدمت کے پیشِ نظر عمل میں نہیں لایا جاتا۔ مزید براں مطلوبہ افسران کی تفصیل ذیل دی گئی ہے پوری تفصیل بھائی کے پاس موجود ہے سر!

جناب اسپیکر: نہیں وہ۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! میرے پاس جو آیا ہے اس میں کوئی تفصیل نہیں ہے ذرا وزیر صاحب یہ بتائیں اِن کی خوبیاں تو مجھے بتا دیں کہ اس وجہ سے ہم لوگوں نے 23 سال سے اِن کو رکھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سائیں! وہی بتا رہا ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: مَیں وہی کہہ رہا ہوں کہ ہم بلوچستان کا سوچتے ہیں اپنے صوبے کا سوچتے ہیں اللہ نہ کرے ان کو کچھ ہو گیا پھر ہم کیا کریں گے ذرا اُس کے بارے میں بھی وزیر صاحب مجھے بتا دیں کہ اُس کا کیا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: پھر انشاءاللہ نئے لوگ بھرتی کریں گے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب تھوڑا سا۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سر! انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: چیئر کو ایڈریس کریں آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ بھائی 20 سال سے، 22 سال سے، 15 سال سے، 8 سال، 9 سال، 5 سال، یہ جو مختلف پوسٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں کیا ان کے بغیر سسٹم نہیں چلتا؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: بالکل چل سکتا ہے سائیں اگر گورنمنٹ جہاں سمجھتی ہے کہ کچھ وقت کے لیے اور اِن کو رکھا جائے وہ چند ایسے افسران ہیں جو دو لاکھ 40 ہزار ملازمین سے چند لوگوں کا میرے بھائی نے نام لیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ تو بہت سارے انہوں نے نام لیے ہیں تقریباً جو کہ جی یونس عزیز زہری صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! وزیر صاحب تو اِس کا نہیں بتا رہے یا تو پھر رولز کو relax کر دیں چھوڑ

دیں یہ تین سال کا پھر کہیں اگر ضرورت پڑ جائے کہتا ہے جی تین سال آپ کے پورے ہو گئے آپ کو بھی نکلنا ہے tenure پورا ہو گیا ہے کسی کو 23 سال بھی رکھ رہے ہیں تو پھر وہ تین سال کا کیا ہوگا؟ یا اُس کو ختم کر دیں تا حیات کسی کو بٹھانا ہے بھی بٹھا سکتے ہیں پھر کوئی 23 سال سے کوئی 15 سال سے کوئی 20 سال سے یہ کہاں کا رول ہے ذرا اِس کو define کر لیں کہ یہ رول اور وہ اُس میں خود بتا رہا ہے کہ جی تین سال کا tenure ہے تو 23 سال والا tenure کا کیا ہے؟ ذرا اُس پر بھی وزیر صاحب بتا دیں دوسری بات یہ اسپیکر صاحب! یہ دوسری مرتبہ question آیا آپ نے پہلے اِن کو روانہ کر دیا تھا کہ اب ٹھیک کر کے دے دیں ابھی جو اُنہوں نے لسٹ مجھے دی ہے 280 بندوں کی باقیوں کی تو نہیں دی ہے چلو 280 بندوں کا دیا ہے اور سیریل نمبر 90 سے لے کے 119 تک اِن کا کوئی وہ نہیں دیا گیا ہے کہ جی یہ کون ہے؟ کہاں ہے؟ کیسے ہے؟ کب سے ہے اِن کے بارے میں بالکل جواب خاموش ہے آپ نے پہلے بھی اس پر رولنگ دی تھی کہ پورے سوال کا پورا جواب، یہ بالکل خاموش ہے یہ کہو تو میں آپ کو روانہ کروں آپ کے پاس بھی ہے سیریل نمبر 90 سے لے کے 119 تک۔

جناب اسپیکر: 90 سے لیکر 119 تک۔

جناب قائد حزب اختلاف: کیونکہ جب سوال جاتا ہے آپ نے ایک دفعہ پہلے اس سوال پر وہ کہہ رہا تھا کہ اس کو ٹھیک کر کے لے آئیں، مجھے وزیر صاحب سے کوئی وہ نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اِن چیزوں کو دیکھتا نہیں ہے اور وزیر صاحب خود بھی اِن چیزوں کو نہیں دیکھتا ان کی تیاری کر کے نہیں آتے ہیں۔ مجھے اِن کی جائے تعیناتی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ سوال جب روانہ کر دے تو یہ بالکل رولنگ کو بھی وہ نہیں اُس میں لاتے اور ہم جو سوال کرتے ہیں سوال کا پورا جواب یہ کیوں نہیں دیتے؟ اِس کی وجہ کیا ہے جی ابھی ذرا بتا دیں اس کا وزیر صاحب کے آپ اُس کو ڈیپارٹمنٹ دیں آیا نہیں مانتے ڈیپارٹمنٹ والے اس کو جوابات صحیح نہیں دے رہے؟

جناب اسپیکر: جی۔

جناب قائد حزب اختلاف: تو اِسی پر میں جناب اسپیکر صاحب! کہ 90 سے لے کے 119 تک۔

جناب اسپیکر: سر! ایک منٹ مجھے ذرا پوچھنے دیں مَیں منسٹر صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: کیوں نہیں ہے ذرا منسٹر صاحب! کیوں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! یہ آپ کے رولز میں maximum three years ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سائیں! ویسے۔۔۔(مداخلت)۔

جناب اسپیکر: جی پلیز۔

جناب قائد حزب اختلاف: وزیر کو چھوڑ دیں ناں وزیر نہیں ہوتا پھر آپ جواب دے دیں سر! جب آپ سے سوال نہیں کیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: میں ضمنی سوال کرونگا۔سی ایم صاحب آپ کی خدمت میں بڑا important ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہیں وہ تو کہتا ہے تین سال ہے tenure ایک سال میں تین تین سیکرٹریز important ڈیپارٹمنٹ کے transfer ہوتے ہیں جو اِس کی میں سی ایم صاحب سے گزارش کر لیتا ہوں کہ جو important آپ کے ڈیپارٹمنٹ ہیں نام لینا مناسب نہیں ہے سب important ہے لیکن کچھ basics ہیں تو ایک سال میں دو دو تین تین سیکرٹریوں کا یہ تو کوئی tenure نہیں ہے ناں یہ تو زورآوری ہے اِس کا سی ایم صاحب آپ ذرا خیال کریں۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری S & G A D آئے ہوئے ہیں، نہیں آئیں ہوئے ہے؟ جی سر! آنریبل چیف منسٹر صاحب۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر صاحب! ایک تو تھوڑی سی confusion میں clear کردوں August House کی۔پہلی بات یہ ہے کہ آپ کا سٹاف تھوڑا سا settle ہو جائے۔نمبر جو ڈاکٹر مالک صاحب نے بات کی اُس کا میں پہلے جواب دیتا ہوں۔ ہماری گورنمنٹ جب سے بنی ہے ڈاکٹر صاحب اگر آپ ریکارڈ چیک کریں تو میں ایک دو سیکرٹریز یا دو سیکرٹریز نہیں کہتا ہوں otherwise بہت سارے ایسے سیکرٹریز ہیں جن کو دو، دو سال سے بھی زیادہ ہوگئے ہیں ڈھائی سال سے بھی زیادہ ہوگئے تو اُن کو stability tenure اور I agree کہ tenure stability خاص طور پر سیکرٹریز کیلئے وہ that is very important ایسا نہیں ہوا ہے کہ ہمارے کچھ سیکرٹری صاحبان اپنی وجوہات کی وجہ سے بھی محکمہ چھوڑ کر گیا تو ہم نے اُن کو واپس بُلایا کہ No you have to serve there اور اُن کو واپس کہا ہے کہ آپ اپنا tenure پورا کریں۔تو ہماری کوشش ہوتی ہے کہ tenure زیادہ سے زیادہ ہو لیکن کئی misconduct ہوتا ہے misbehave ہوتا ہے تو وہ گورنمنٹ کی discretion ہے دوسرا یہ جو رُولز کی بات کر رہے ہیں رُولز جو ہوتے ہیں یہ بنے اِس جواب میں آنریبل اپوزیشن لیڈر نے جو کیے میں اِس کا جواب اگر آپ اِجازت دیں تو پڑھ کے ذرا inverted commas میں۔

جناب اسپیکر: please

جناب قائد ایوان: آپ کو سُنانا چاہتا ہوں so that آپ اِس کو understand کریں۔ It is correct ,that under Balochistan Rules of Business 2012 the normal tenure,

اِن کا the normal tenure for the posting of officers are normal tenure مطلب ہے کہ یہ discretionary powers وہ دوبارہ گورنمنٹ کے پاس آ گئے posting of officers however, higher اُن کا تین سال ہے normal tenure تو, employees is 3 years authorities have full discretion to incresae or decrease, the duration of any postion. furthermore, the transfer of employees from grade 1 to grade 15 are limited only to civil secretariat اب 1 سے لیکر 15 تک اِس کی بھی جو لسٹ ہے زیادہ تر سول سیکرٹریٹ والے لوگ ہیں the transfers of the these employees or across various department and officers can not be carried out upon completion of three years tenure as thay are interested with the reponisibility of keeping and maintaning official records, hence the trasfer make distrupt the smooth functioning of the official business. I agree on this part کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک بندہ بیٹھا ہوا ہے خدانخواستہ کل اُس کو کچھ ہو جائے اللہ نہ کرے اُس کی موت واقع ہو جائے تو کیا بلوچستان کا سسٹم نہیں چلے گا؟ آنریبل اسپیکر! بلوچستان کا سسٹم جو ہے وہ قبرستان جو ہے warrior سے بھرے ہوئے ہیں نظامِ سلطنت چلتا رہتا ہے نظامِ دُنیا چلتا رہتا ہے۔لیکن اِن لوگوں کو یہ posting s زیادہ تر ڈیپارٹمنٹس میں آپ دیکھیں تو یہ سارے جونیئر گریڈ کے آفیسرز ہیں جو اُن اپنے expertise رکھتے ہیں اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹس میں اِس وجہ سے اِن کو یہ tenure دیا گیا ہے اور اِس کی reason یہ ہے باقی discretionary powers گورنمنٹ کے پاس ہیں کہ وہ کسی کو تین سال رکھے کسی کو ایک دن رکھے یہ powers گورنمنٹ کے پاس ہیں۔ thank you

جناب اسپیکر: جی یونس عزیز زہری صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: ذرا سُن لیں سر۔

جناب اسپیکر: جی، جی۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! تالی بجا دیں اُس کے بعد میں بات کرتا ہوں جس کو بجانا ہے۔ جناب اسپیکر! میں نے ان سے مانگا ہے اِنہوں نے صرف 280 بندوں کا دے دیا ہے باقیوں کا نہیں دیا ہے ذرا مجھے وزیر صاحب یہ بتا دیں کہ صرف یہ 280 بندے ہیں وہ تین سال سے زیادہ ہے یا اور ہے؟ اگر ہے تو بتا دیں کہ میں نے

نہیں دیا ہے اگر نہیں ہے تو پھر میں بتا دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

جناب قائد حزب اختلاف: ذرا وہ بتا دیں مجھے کہ صرف یہی 280 ہے جو تین سال سے زیادہ جو میں نے اُن سے مانگا ہے صرف یہی 280 بندے اُن 280 بندوں کا دیا ہے یا اور ہے۔؟

جناب اسپیکر: یا اور بھی ہے؟

جناب قائد حزب اختلاف: یا اور بھی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

جناب قائد حزب اختلاف: پھر میں آپ کو یہاں سے پڑھ کے بتاتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok

جناب قائد حزب اختلاف: کہ سی ایم صاحب کہہ رہے ہیں کہ جی اِن کی ضرورت ہے وہ کس کس ڈیپارٹمنٹ میں ہے اور کن کن پوسٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ سب کے ہاؤس کے on behalf میڈیا والوں کو واپس آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ جی minister concerned please کہہ رہے ہیں یہی 280 بندے ہیں یا اِس کے علاوہ اور بھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: سائیں! یہی 280 بندے ہیں۔

جناب اسپیکر: اِس سے زیادہ اور نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: جس طرح سی ایم صاحب نے کہا اکثر یہ سول سیکرٹریٹ میں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ تو clear ہے وہ clear ہے CM کی discrimination ہے۔ tenure کے اُوپر discussion آ گئی۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! یہ بات نوٹ کر لینا کہ 280 بندے ہیں اور نہیں ہے۔ ٹھیک ہے؟

جناب اسپیکر: ہاں۔ بالکل۔

جناب قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے یہ فلور پر کہ 280 بندوں کے علاوہ اور نہیں ہے۔ تو میں ثابت کر کے دے دوں گا کہ کتنے بندے ہیں کتنے سو بندے اور ہیں جو اِن پوسٹوں پر ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

جناب قائد حزب اختلاف: on the floor minister صاحب کہہ رہے ہیں دوسری بات یہ ہے

جناب اسپیکر! اِس کا دوسرا جو جز و تھا میں نے کہا تھا کہ سیریل نمبر 90 سے لیکر 119 تک۔ اُس کا کیوں نہیں دیا گیا۔

جناب اسپیکر: اُس کا کوئی اَتا پتا نہیں ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: اِن کا ذرا مجھے بتا دیں کیونکہ آپ نے پہلے رُولنگ بھی دی تھی کہ اگلے جو اُس میں جب آئیں گے تو اِن کے جوابات لے کے آنا۔ تو یہ بھی یہ لے کے نہیں آئے ہیں۔ تو یہ ذرا بتا دیں کہ ہمیں مذاق میں لے رہے ہیں serious نہیں لے رہے ہیں منسٹر صاحبان کیا کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ this is from serial number کونسے کب تک کے ہیں؟ یہ آپ کہہ رہے تھے کہ سیریل نمبر 98 سے لیکر؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: سائیں! اُن کی صرف date نہیں دی ہوئی ہے۔ دیکھ لیں پچھلے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ اپنا minister for S&GAD

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: جی۔

جناب اسپیکر: یہ جو ہے اِنہوں نے جو بات کر رہے ہیں 89 سے لیکر آپ آجائیں 118 تک۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: اُس کا تو صرف۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: سب کے نام نہیں ہے صرف اُس کی date نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں نام تو ہے اُن کا tenure نہیں ہے یہ کب appointment ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: tenure اُس میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: وہ نہیں ہے اُس کے اندر؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: جی ہاں صحیح کہہ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: دوبارہ آپ چاہتے ہیں کہ اِن کے tenure منگوائے جائیں؟

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! یہ تیسری مرتبہ question ہے آرہا ہے۔ کب مجھے دے گا؟ پہلے آپ نے خود اُن سے کہا تھا کہ اگلے اُس میں تیاری کر کے آجانا اور اُن کے سوالوں کے جوابات لے کے آنا۔ وہی جواب مجھے واپس دیا گیا۔۔۔ (مداخلت)۔۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! sorry، please address the Chair آپ direct گفتگو نہ کریں

میری گزارش یہ ہے کہ ہم یونس عزیز زہری صاحب اگر آپ کی اجازت ہو ہم یہ کہہ رہے تھے کہ ایک تو جو بندوں کی آپ کو پتہ نہیں چل رہا ہے کہ اُن کی whereabouts dates کہ تعیناتی کب ہوئی ہے اور کب سے وہ اِس پوسٹ پر بیٹھے ہیں جن کے بھی ہے اُن کی بھی آپ detail لے آئیں اور ساتھ ہی ساتھ آپ ایک in writing دیں گے کہ اِن 180 بندوں کے علاوہ آپ کے کوئی اور بندہ جو کسی پوزیشن پر اُس کا period جو ہے ناں exceed نہیں کر گیا تعیناتی نہیں ہے تقریباً۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: ٹھیک ہے انشاء اللہ۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ذرا آپ سُن لیں ہمیں اِس طرح دیکھیں یہ نوٹس 16 جون 2025ء کا میرا question ہے آپ ذرا پڑھ لیں اِس کو دیکھ لیں اُس کے بعد یہ موخر ہو کے پھر دوبارہ ایک دفعہ آپ نے اُس پر رُولنگ بھی دی تھی کہ ٹھیک کر کے آجائیں 13 اپریل کو آپ نے کہا تھا 13 اپریل کے بعد ابھی آیا ہے ابھی بھی اسی طرح جس طرح اُس کا question ہے اُسی طرح واپس آیا ہے تو اِس کا مطلب ہے منسٹر صاحب اِس کو serious نہیں لے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! گزارش یہ ہے کہ اگر یہ آپ کسی ممبر کی۔۔۔(مداخلت) میری گزارش سُن لیں۔ آپ کو ایک طریقہ بتاؤں آپ کے پاس privilege motion کا option موجود ہے اگر آپ کے question address نہیں ہوتے اور ٹائم پر نہیں آتے آپ ایک privilege motion لے آسکتے ہیں تقریباً کہ میں نے یہ یہ question کیا تھا اور اِس period میں ڈیپارٹمنٹ نے جواب نہیں دیئے لہٰذا اِس کو ریفر کیا جائے کمیٹی کے پاس وہاں جو بھی decision ہوگا ہاؤس اُس کو implement کر کے دکھائے گا۔

جناب قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے جناب۔

جناب اسپیکر: thank you, thank you.question no 283 disposed off

مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 460 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی۔

جناب اسپیکر: جی سر؟

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): سابق ایم پی اے طارق بگٹی صاحب اسمبلی کی کارروائی دیکھنے تشریف لائے ہیں میں اُنکو welcome کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سوال نمبر 460۔

☆**460 مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 29 دسمبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع گوادر محکمہ ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق میں کل کتنے ملازمین ہیں اس میں لوکل ملازمین اور حاضر ملازمین کی تعداد کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: concerned minister please۔منسٹر S&GAD۔460۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 23 اپریل 2026ء۔

(الف) ضلع گوادر میں ملازمین جن کا تعلق محکمہ ملازمتہائے وعمومی ونسق سے ہے گوادر میں فیلڈ کی پوزیشنز پر کام کر رہے ہیں تفصیل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام	گریڈ	عہدہ جائے تعیناتی
1	جناب نقیب اللہ	بی سی ایس/پی ایس-18	ڈپٹی کمشنر گوادر
2	جناب ظہور احمد	بی سی ایس/پی ایس-18	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو گوادر
3	ڈاکٹر عبدالشکور	بی سی ایس/پی ایس-18	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل گوادر
4	جناب سعد کلیم ظفر	بی سی ایس/پی ایس-17	اسسٹنٹ کمشنر گوادر
5	جناب خسرو دلاوری	تحصیلدار/ گریڈ-16	ایکٹنگ اسسٹنٹ کمشنر پسنی ضلع گوادر

مزید برآں وہ آفیسر جن کا تعلق گوادر سے ہے:

6	جناب شاہنواز	بی سی ایس/پی ایس-18	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر قلات

(ب) ضلع گوادر میں محکمہ ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق کیمپ آفس میں ذیل اسامیاں خالی پڑی ہیں:۔

نمبر شمار	نام وگریڈ اسامی	تعداد اسامی
1	جونیئر کلرک گریڈ-11	02
2	فوٹو اسٹیٹ مشین آپریٹر گریڈ-05	01
3	نائب قاصد گریڈ-01	05

(پ) محکمہ ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق ،حکومت بلوچستان میں بھرتیاں ڈویژن لیول پر کی جاتی ہے محکمہ ہذا کے موجودہ ڈرائیوروں میں کسی کا بھی تعلق ضلع گوادر سے نہیں ہے مزید یہ کہ 2018 کے بعد محکمہ ہذا میں کوئی ڈرائیور بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) کیمپ آفس گوادر میں اسامیوں کی تفصیل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	گریڈ	تاریخ اسامی
1	ایڈیشنل سیکرٹری کیمپ آفس گوادر بی ایس-19	27-12-2025
2	ڈپٹی سیکرٹری کیمپ آفس گوادر بی ایس-19	22-10-2025
3	سیکشن آفیسر کیمپ آفس گوادر بی ایس-17	21-02-2022
4	سیکشن آفیسر کیمپ آفس گوادر بی ایس-17	01-06-2021

(د) گوادر میں ایڈمن ونگ کی 31 اسامیاں کلاس فور کی خالی ہے تفصیل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام وگریڈ اسامی	تعداد اسامی
1	کیئر ٹیکر (گریڈ-06)	01
2	اسٹور کیپر (گریڈ-06)	01
3	سیکورٹی مین (گریڈ-05)	05
4	کک (گریڈ-04)	03
5	ڈرائیور (گریڈ-04)	05
6	بیرا (گریڈ-01)	04
7	چوکیدار (گریڈ-01)	05
8	مالی (گریڈ-01)	02
9	سوئیپر (گریڈ-01)	06

جناب اسپیکر: جی جی مولوی صاحب آپ کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا میں نے سوال جو ضلع گوادر S&GAD کے متعلق سوال کیا تھا کہ وہاں ملازمین ضلع گوادر کے کتنے ہیں؟ تو اس میں ایک مجھے بتایا کہ 8 ملازمین کیمپ آفس میں 8 اسامیاں خالی ہیں اور محکمہ ہذا میں جو

ڈرائیور ہیں اُنکا کوئی ضلع گوادر سے تعلق نہیں ہے۔ جوڈرائیور حضرات ہیں کیونکہ ڈویژنل بھرتیاں لیول پر کی جاتی ہیں اِس لیے ضلع گوادر سے اُن کا تعلق نہیں ہے۔ تو آپ خود کہتے ہیں جو ہے ناں اسپیکر! ضلع گوادر کتنا لاوارث ضلع تھا ناں؟ ڈرائیور بھی ضلع گوادر کا اُس میں ضلع گوادر کا نہ ہو۔ سابقہ جووارث کے دعوی دار تھے کہ ہم ضلع گوادر کے وارث ہیں اُن کی حالت یہ تھی بیچاروں کی۔ تو یہ اِس میں پھر یہ بتایا کہ گوادر میں ایڈمن جو وونگ ہے 31 اسامیاں خالی ہیں کلاس فور کی کلاس فور کی 31 خالی ہیں تو میری گزارش ہے محکمہ سے جو ضلع گوادر کے نہیں ہیں باہر کے ہیں ڈرائیور ہیں اُنکو باہر بھیج دے اُس دن سی ایم صاحب نے فرمایا اُس دن جو سی ایم صاحب نے فرمایا جو کلاس فور کے جتنے اگر بھرتیاں ہوئی ہیں اضلاع میں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: وہ اپنے متعلقہ اضلاع میں بھیجے جائیں جو پوسٹیں خالی ہیں ان پر فی الفور بھرتیاں کی جائیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ضلع گوادر کے ساتھ ایسی زیادتی نہیں ہونی چاہیے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں ہونی بھی نہیں چاہیے۔ اور آپ کو وہ وہ vaccancies کلاس فور کی وہ آپ کو ملنی چاہئیں ضلع گوادر کی تقریباً جتنی بھی ہیں۔ سی ایم صاحب! آپ ذرا خوبصورتی دیکھیں بلوچستان ہاؤس کی، یہ ہمارے 2 آنریبل ممبرز دونوں جماعتِ اسلامی کے ایک اپوزیشن میں ہیں اور ایک گورنمنٹ میں اور ایک سوال کر رہا ہے اور ایک جواب دے رہا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مجھے جواب میں جواب دینا چاہتا ہوں پرسنل ہے ناں۔

جناب اسپیکر: done ہے done۔ ok۔ کوئی issue نہیں ہے۔ میں نے کہا خوبصورتی دیکھیں بلوچستان اسمبلی کی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں حق دو، انتخابات حق دو تحریک سے لڑا ہے، میں حق دو تحریک کا ممبر ہوں باقی یہ میں صاف ستھرا ہوں بالکل، میں کلیئر طور پر اپوزیشن میں ہوں رات کو حکومت میں نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: رات کو کیا ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بہت سارے دن کو اپوزیشن میں رات کو حکومت میں۔

جناب اسپیکر: رات کو حکومت میں ہوتے ہیں، ٹھیک ہے ٹھیک ہے آپ اُن میں سے نہیں ہیں۔ سوال نمبر 460

disposed off۔ مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 462 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سوال نمبر 462۔۔۔(مداخلت) اسپیکر صاحب کو بھی مزہ آیا۔

☆**462 مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ، رکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 11 فروری 2026ء۔

کیا وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ کے سول سیکرٹریٹ میں کل کتنے ملازمین ہیں اور اس میں ضلع گوادر سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی تعداد کتنی ہے کی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 07 مئی 2026ء۔

(الف) بمطابق سیکشن آفیسر سروسز دوم ایس اینڈ جی اے ڈی میں بی ایس ایس 17 تا 21 تمام اسامیوں کی تفصیل ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	عہدہ	تعداد	ورکنگ	خالی
1	سیکرٹری (بی ایس ایس۔21)	02	02	000
2	سیکرٹری (بی ایس ایس۔20)	31	30	01
3	ایڈیشنل سیکرٹری (بی ایس ایس۔19)	59	55	04
4	ڈپٹی سیکرٹری (بی ایس ایس۔18)	92	79	13
5	سیکشن آفیسر/انڈر سیکرٹری (بی ایس ایس۔17)	252	166	86

(ب) بمطابق سیکشن آفیسر دہم ایس اینڈ جی اے ڈی میں جناب سلمان قاضی ولد قاضی نور احمد اسسٹنٹ بی پی ایس-16 کا تعلق گوادر سے ہے۔

(پ) بمطابق انڈر سیکرٹری انتظامیہ محکمہ ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق حکومت بلوچستان سول سیکرٹریٹ (ایڈمن ونگ) میں کل ملازمین کی تعداد 562 ہے اور واضح رہے کہ سول سیکرٹریٹ ایک صوبائی سطح کا دفتر ہے اس میں تمام تر بھرتیاں صوبائی میرٹ پر ڈویژن کوٹہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے اس بابت موجودہ وقت میں مکران ڈویژن ضلع پنجگور سے تعلق رکھنے والے چار ملازمین بھرتی ہیں (ج) بمطابق ٹرانسپورٹ آفیسر ایس اینڈ جی اے ڈی محکمہ ہذا میں کل ڈرائیورز کی تعداد 293 ہیں

محکمہ ہذا کے موجودہ ڈرائیوروں میں کس کا بھی تعلق ضلع گوادر سے نہیں ہے مزید یہ کہ 2018 کے بعد محکمہ ہذا میں کوئی ڈرائیور بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

(د) بمطابق انڈر سیکرٹری سروسز پنجم محکمہ ہذا سروسز ونگ میں گریڈ 1 تا 14 کے مختلف ملازمین کی تعداد 1115 ہیں ان میں شامل عہدے ذیل ہیں:۔

1۔ اسٹینوگرافر (گریڈ۔14)

2۔ سینئر کلرک (گریڈ۔14)

3۔ جونیئر کلرک (گریڈ۔11)

4۔ اسسٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ۔12)

5۔ فوٹو اسٹیٹ مشین آپریٹر (گریڈ ۔05)

6۔ دفتری (گریڈ۔02)

7۔ نائب قاصد (گریڈ۔01)

مزید برآں ان 1115 ملازمین میں ضلع گوادر سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی ملازم شامل نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی ماشاءاللہ۔ اِس میں آپ دیکھ لیں میں نے پہلے ہی کہا تھا میں نے سول سیکرٹریٹ جو ہے جی جناب اسپیکر! یہ جو صوبائی سیکرٹریٹ ہے میں نے اُس کے متعلق میں نے سوال کیا تھا کہ صوبائی سیکرٹریٹ میں ضلع گوادر کے ملازمین کتنے ہیں؟ تو اُس نے تو پورا سول سیکرٹریٹ میں جتنے محکموں کے ملازم اُس کی تفصیل تو نہیں دی لیکن جو S&GAD کے جو ملازم ہیں اُس نے ایک بتایا کہ جو ہمارے محکمہ انتظامیہ میں 562 ہیں اِس میں ایک بھی ضلع گوادر کا نہیں ہے۔ اِسی طرح بتایا کہ جو سیکرٹری سروسز میں 115 ہیں اُس میں ایک بھی ضلع گوادر کا نہیں ہے یہ جو صوبائی سیکرٹریٹ ہے یہ کسی ایک ضلع کا ہے اِس میں ضلع گوادر کا حق نہیں ہے؟ اگر ڈویژنل سطح پر بھی اگر کیے جاتے ہیں جناب اسپیکر! یہ صوبائی سیکرٹریٹ ہے ناں اُس میں ضلع گوادر کا ایک بندہ نہیں ہونا چاہیے؟

جناب اسپیکر: نہیں، ہونا چاہیے میرے خیال میں وہ سیکرٹریٹ کے میرٹ پر ہوتی ہے، منسٹر صاحب بتائیں، وہ کہتے ہیں کہ گوادر کے کتنے ملازمین ہیں؟ مولانا میں کہہ رہا ہوں کہ کتنی زیادتی ہے۔ یہ صوبائی سیکرٹریٹ ہے۔ صوبائی سیکرٹریٹ میں کم سے کم ہر ضلع کے۔ ہمارے صوبے کے جتنے بھی اضلاع ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ ضروری تو نہیں ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ضروری ہے، کیونکہ یہ بھی احساس محرومی ہے کہ آپ۔اگر 34 یا 37 اضلاع ہیں۔سب کے ہیں لیکن صرف گوادر کا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: let the minister reply۔جی منسٹر صاحب

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: 2021ء کے بعد کوئی بھرتی نہیں ہوا ہے ۔ سر! 2018ء کے بعد کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: 2018ء کے بعد کوئی نئی بھرتی نہیں ہوئی ہے آپ کے منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں ۔پچھلی دفعہ بھی وزیر فوڈ سے پوچھا،اُس نے کہا پرانا ہے۔مَیں نے ہیلتھ سے پوچھا کہ پرانا ہے۔ایس اینڈ جی اے ڈی سے پوچھا پرانا ہے۔لیکن ضلع گوادر کیساتھ زیادتی تو ہے ناں؟

جناب اسپیکر: سر! یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ذمہ دار آدمی ہے فلور آف دی ہاؤس ہیں آپ کو commitment دے رہا ہے کہ ہمارے پاس کوئی SNE نہیں ہے۔پارٹی لیول پر تو سیکرٹریٹ میں بھرتیاں تو نہیں ہوتی ہیں میرے خیال میں کہ اس پارٹی کا ہے اس ڈسٹرکٹ کا ہے یا اُس ڈسٹرکٹ کا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں ہوتا ہے۔جناب اسپیکر!مَیں آپ سے پوچھوں؟ یہاں آپ کی صوبائی اسمبلی میں ناں یہ صوبائی اسمبلی ہے،اس میں جس کا اسپیکر رہا ہے اُس نے سب سے زیادہ اپنے علاقے کی بھرتیاں کی ہیں یا نہیں کی ہیں۔

جناب اسپیکر وہ بات آپ کی ٹھیک ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اسی طرح میرا جو ضلع گوادر ہے تمام اضلاع کے لوگ ہونگے سوائے ضلع گوادر کے۔

جناب اسپیکر: آپ کی نمائندگی شاید کمزور ہوگی۔پھر اُنہوں نے اپنے بندے بھرتی نہیں کروائے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: لیکن ظاہر ہے، زیادتی تو ہوئی ہے۔اُس وقت کے ایم پی اے کی نااہلی کی وجہ سے اُس وقت دوستیاں تھیں حکومت کے ساتھ ضلع گوادر کے کسی کو بھرتی نہیں کرایا۔اور حکومت کی طرف سے تمام اضلاع کے لوگ بھرتی ہیں صرف گوادر کے نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! کیا کوئی ایسے رولز ہیں آپ کے کوئی کوٹہ سسٹم پر یا ڈسٹرکٹ وائز یا ڈویژن وائز کوئی آپ سیکرٹریٹ میں ملازمین بھرتی کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: نہیں سر! ہمارے پاس ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ

ڈسٹرکٹ وائز ہے۔ زون وائز ہے، ڈویژن وائز ہے۔ ہمارے پاس۔

جناب اسپیکر: اچھا ڈویژن وائز ہے۔ تو یہ مولوی صاحب! پھر تو ڈسٹرکٹ نہیں ہوا ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بلوچستان ہاؤس اسلام میں چکوال، خانیوال اور ساہیوال کے لگ سکتے ہیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: وہ فورتھ کلاس کی پوزیشن میں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ضلع گوادر کا تو سول سیکرٹریٹ میں فورتھ کلاس بھی ہے ناں؟ پورے بلوچستان میں تقسیم کیا جائے۔

جناب اسپیکر: وہ الگ issue ہے کہ بلوچستان کے لوگ وہاں رہ نہیں سکتے ہیں جاتے نہیں۔ اسلئے وہاں کے لوکل کو enroll کرتے ہیں بلوچستان والے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں نہیں سول سیکرٹریٹ میں لوگ چاہتے ہیں یہاں سہولیات ہیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب سے ہم request کرتے ہیں کہ آپ کو آنے والے تقریباً اس میں کلاس فورتھ کی vacancies میں کم از کم آپ کو accommodate کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: صوبائی حکومت سے گزارش ہے کہ جو صوبائی دفاتر ہیں صوبائی سیکرٹریٹ ہے، صوبائی اسمبلی ہے، یہ تین چار اضلاع کیلئے نہیں ہیں ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے کہ جس علاقے کا وزیر ہے۔ اُسکے علاقے کے لوگ بھرتی ہو جائے۔

جناب اسپیکر: سر! آپ کو رولز میں amendment کرنی پڑیگی، رولز کے مطابق پھر یہ ہمیں بتانا پڑیگا کہ رولز کے اندر یہ چیز شامل ہے کہ اسمیں ڈسٹرکٹ کی نمائندگی ہونی چاہیے یعنی وہ کوٹہ سسٹم بن جائیگا۔ پھر وہ میرٹ والا سسٹم۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دیکھیں کچھ چیزیں طے شدہ ہیں۔ اگر ڈرائیور بھی ڈویژن سطح پر ہونگے۔

جناب اسپیکر: سر! اُسمیں مَیں نے گزارش یہ کی کہ ڈرائیور ہو، کلاس فور کی جتنی بھی vacancies ہیں۔ کوئی ایسا rule نہیں ہے کہ اس کو فلاں ڈسٹرکٹ کی نمائندگی ضرور ہونی چاہیے۔ چاہیے بیشک وہ ڈرائیور کی ہو، چوکیدار کی ہو، جو بھی ہو۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! میرا آخری سوال ہے۔ آپ کو مَیں زیادہ وہ نہیں کر رہا ہوں لیکن یہ بتاؤ کیا یہ ضرور ہے کہ جس علاقے کا وزیر ہوگا تمام اُس علاقے کے ڈرائیور ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں کوئی ضرور نہیں ہے۔ کوئی ضروری نہیں ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: وہ تو اسی طرح ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر: وہ الگ مَیں نے آپ کو، rules کچھ بھی نہیں ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بالکل اسی طرح ہورہا ہے کہ جس علاقے کا وزیر ہوگا۔جس علاقے کا سربراہ ہوگا تمام پوسٹیں اُسی علاقے میں۔آپ کہتے ہیں کہ کوئی rule نہیں ہے۔اُس کے لئے بھی rules بنادیں۔

جناب اسپیکر: بالکل نہیں ہے۔کس نے آپ کو کہا ہے کہ ایسے rule ہے کہ جس علاقے کا منسٹر ہوگا۔ vacancies سارے اُسی کو جائیگی۔؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہوا ہے۔یہ جو صوبائی اسمبلی ہے۔سات سو اگر ملازمین ہیں صوبائی اسمبلی کے جس علاقے کا اسپیکر رہا ہے زیادہ تر ملازمین اُس نے رکھے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر!مَیں اس چیز کو deny نہیں کرتا ہوں مَیں کہتا ہوں ہوگا ضرور ہوگا favouritism چلتا ہے تھوڑا بہت وہ علاقے کا نمائندہ ہے definitely اپنے علاقے کو ترجیح دیگا۔لیکن rule ایسا کچھ بھی نہیں ہے کہ جو منسٹر جس علاقے کا ہوگا اُس علاقے کے لوگ بھرتی ہونگے یعنی کسی ڈیپارٹمنٹ میں کوئی ایسا rule نہیں ہے کہ جسمیں آپ کہیں گے کہ کوٹہ سسٹم ہو،ہاں البتہ جس ڈسٹرکٹ کی vacancies ہوتی ہیں،جس جس ڈیپارٹمنٹ میں ہیں وہ اُسی ڈسٹرکٹ کے لوگ ہونگے اگر آپ کے لوگ اُس کوٹے میں نہیں لگے ہیں پھر بالکل آپ کے ساتھ زیادتی ہے آپ کے بندے لگنے چاہئیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر!یہ جو صوبائی چیزیں ہوتی ہیں زیادتی ہے۔وزیراعلیٰ ہاؤس پر پورا بلوچستان کا حق ہے کسی ضلع کا نہیں ہے صوبائی سیکرٹریٹ میں پورا بلوچستان کا حق ہے کسی ضلع کا نہیں ہے۔صوبائی اسمبلی میں پورے بلوچستان کا حق ہے کسی ضلع کا نہیں ہے۔اِس میں وزیر وغیرہ اِس بنیاد پر نہیں ہونا چاہیے جو بلوچستان کے ضلع گوادر کے ساتھ جو زیادتی ہے آئندہ دنوں میں منسٹر صاحب جو ہمارے سیکرٹری ہیں اور صوبائی حکومت ہے ضلع گوادر کے ساتھ زیادتی کی تلافی کریں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب look after them جو بھی آپ کی possibility بنتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امورِ عمومی نظم ونسق: مولانا کی بات ٹھیک ہے سر!ضلع گوادر کے لوگ بہت کم ہیں۔اِنشاءاللہ پہلے یہ سہولیات بھی نہیں تھیں گوادر بہت دور بھی پڑتا تھا فورتھ کلاس کے لئے وہاں کے لوگ شاید نہیں آتے تھے۔اب ماشاءاللہ روڈ بن گئے ہیں اب جب نئی بھرتی ہوگی اب stay ہوئے ہیں۔stay جیسے ہٹ جائیں انشاءاللہ گوادر کو۔

جناب اسپیکر: ہاں دور تھا اِسلئے۔ٹھیک ہے۔جی صادق عمرانی صاحب۔مائک آن کریں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر برائے محکمہ آبپاشی): جناب بہت بڑی خوشی ہوئی ہے یہی جمہوریت ہے کہ بلوچستان حکومت میں جماعت اسلامی کے صوبائی صدر مولانا ہدایت الرحمٰن صوبائی پریذیڈنٹ ہے، جواب دے رہے ہیں اُن کی جماعت کے جنرل سیکرٹری ہے۔اس سے بہتر جمہوریت کیا ہوسکتی ہے؟ سوال جواب صدر اور جنرل سیکرٹری آپس میں کریں جو حکومت کا حصہ ہے۔

جناب اسپیکر: اس سے بہتر جمہوریت کہیں بھی نہیں ہے۔آپ تشریف رکھیں۔ ok thank you۔میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 433 دریافت فرمائیں۔question no 462 disposed off ۔

میر زابد علی ریکی: بسم اللہِ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ پہلے سے رخشانی مجید صاحب کو تھکا دیا یونس جان اور مولوی ہدایت الرحمٰن نے۔سوال نمبر 433۔

☆433 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 15 دسمبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر ملازمتہائے و عمومی نظم و نسق از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق میں گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل اسامیوں کی تعداد بتلائی جائے اور یہ خالی اسامیاں صوبہ کے کن کن اضلاع میں خالی ہیں۔نیز یہ بھی بتلائی جائے کہ مذکورہ خالی اسامیاں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو پُر کرنے کے لیے ارسال کی ہے تمام اسامیوں کی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی minister concerned please

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر ملازمتہائے و عمومی نظم و نسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 07 مئی 2026ء۔

(الف) بمطابق سیکشن آفیسر سروسز دوم اینڈ جی اے ڈی میں سیکشن آفیسر گریڈ-17 کی خالی اسامیوں کی تفصیل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	گریڈ .17 کی اسامیوں کی کل تعداد	گریڈ .17 کی خالی اسامیوں کی تعداد	گریڈ .17 کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ترتیب وار تعداد و طریقہ کار
1	252	87	.19 /. 40% ترقی کوٹہ از سپرٹینڈنٹ
2			.14 /. 25% ترقی کوٹہ از آفس کوارڈینٹر
3			.53 /. 35% براہ راست بھرتی کوٹہ بذریعہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن

(ب) بمطابق سیکشن آفیسر دہم ایس اینڈ جی اے ڈی میں ذیل اسامیاں خالی پڑی ہیں:۔

نمبر شمار	اسامی کا عنوان	بی پی ایس سی کو ارسال کردہ اسامیوں کی تعداد	توضیحات
1	اسسٹنٹ	41	بی پی ایس سی کی جانب سے مشتہر
2	کمپیوٹر پروگرام	16	نتائج کا اعلان کیا جاچکا ہے
3	کمپیوٹر آپریٹر	21	نتائج کا اعلان کیا جاچکا ہے

(پ) بمطابق سیکشن آفیسر ہشتم محکمہ ملازمتہائے وعموی نظم ونسق حکومت بلوچستان میں گریڈ 17 میں اسسٹنٹ کمشنر کے 28اسامیاں ڈائریکٹ کوٹہ میں

خالی ہیں جن کو پُر کیلئے بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو خط کے ذریعے ہدایت دی جاتی ہے کہ مذکورہ اسامیوں کومشتہر کیا جائے تا کہ مستحق اُمیدوار اس کے مقابلے میں حصہ لےسکیں مذید برآں بلوچستان پبلک سروس کمیشن ازخود ان اسامیوں کو ڈویژنل سطح کوٹہ کے مطابق تقسیم کرتے ہیں اور متعلقہ اضلاع خود بہ خود آجاتے ہیں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گریڈ۔16 کی ضلعی انتظامی سطح کی پوسٹیں محکمہ ہذا کے دائرہ کار میں نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: جی زاہد علی ریکی صاحب۔

میرزاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں نے یہ question کیا تھا کہ گریڈ۔16 تا گریڈ۔17 کے لئے کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! دوسرا اسمیں مَیں نے کہا کہ کن کن اضلاع میں خالی پڑی ہیں۔ اضلاع کا نام ڈیپارٹمنٹ نے جواب میں نہیں دیا ہے۔ اُس نے صرف یہ دیا ہوا ہے کہ گریڈ 17 کے 252 ہیں۔

جناب اسپیکر: جی جی بالکل۔

میرزاہد علی ریکی: ایک جگہ میں دیا ہے جناب اسپیکر صاحب! دوسری جگہ میں دیا ہے گریڈ 17 کی خالی اسامیوں کی تعداد 87 ہے۔

جناب اسپیکر: order in the house please

میرزاہد علی ریکی: جناب اسپیکر! وہی بات آجاتی ہے کہ بذریعہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن سے پھر آگئی ہیں۔ جو دو دن پہلے ہم لوگوں نے بحث کی آپ کو یاد آرہا ہے۔

جناب اسپیکر: جی جی بالکل۔

میرزابدعلی ریکی: ابھی پھر وہی سوال وہی جواب پبلک سروس کمیشن۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ کہہ رہے ہیں کہ 252 ٹوٹل اسامیاں ہیں اس میں سے کتنی خالی ہیں۔گریڈ 17 کی۔87 ہیں۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر!اور ضلعوں کا نام نہیں دیا ہے کن کن اضلاع میں جو مَیں نے سوال پوچھا تھا۔

جناب اسپیکر: نہیں ایس اینڈ جی اے ڈی کی تو اضلاع میں ہوتی نہیں ہے۔ایس اینڈ جی اے ڈی کا اضلاع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: زون وائز ہوتی ہیں ڈسٹرکٹ کی نہیں۔

میرزابدعلی ریکی: جواب میں زون وائز تو بتادیتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: انشاءاللہ سائیں کو تفصیل چاہیے دونگا۔انشاءاللہ زون وائز بھی دونگا۔مَیں اور وہ نزدیک ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں۔

جناب اسپیکر: آج منسٹر صاحب under fire today تھک گئے ہیں۔

میرزابدعلی ریکی: اسپیکر صاحب! بہرحال جناب میں فاضل دوست کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پوسٹیں ہیں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی بجائے ڈیپارٹمنٹ خود کرے خُدارا بھئی۔یہ آپ کیوں اس طرح کر رہے ہیں یہ ہمارے جتنے نوجوان بیروزگار ہیں سارے گھوم رہے ہیں دن میں ہر کسی منسٹر ایم پی اے کے پاس جاتے ہیں دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں بہرحال جناب اسپیکر صاحب اس کا کوئی حل تو نکالیں۔

جناب اسپیکر: بالکل

میرزابدعلی ریکی: دودن پہلے میں نے۔۔۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب one serious point of view دیکھیں question بڑی serious نوعیت کا ہے۔آپ سے گزارش ہے کہ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: یہ بات آپ کی اور زابد صاحب کی صحیح ہے کئی سالوں سے واقعی ہمارے ہاں پبلک سروس کمیشن میں بہت ساری اسامیاں ابھی تک وہاں ٹیسٹ نہ انٹرویوز ہوئے ہیں۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر! pending میں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: وہ بات اس کی ٹھیک ہے مگر انشاءاللہ ابھی جو آئے ہیں نئے ہمارے چیئرمین صاحب انشاءاللہ یہ ابھی اُنہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ بھجوادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: نئے چیئرمین آئے ہیں اِنشاء اللہ یہ پوسٹیں عنقریب آجائیں گی۔سر! یہ B-17 کی ہیں یہ ہم نہیں کرسکتے ہیں۔

میرزابدعلی ریکی: آپ نہیں کرسکتے ہیں پبلک سروس کمیشن کو بتادیں وہ کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: بھیجیں اسی میں لکھا ہوا ہے آپ پڑھ لیں۔

میرزابدعلی ریکی: تو ٹھیک ہے یہ کب کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: انشاءاللہ جلدنگی۔

میرزابدعلی ریکی: کوئی رزلٹ تو نکلے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: کیا آپ ہمیں کسی next session میں بتاسکتے ہیں کہ کب تک کریں گے۔

میرزابدعلی ریکی: ہاں یہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: اپنی طرف سے میں بتادوں گا ۔

جناب اسپیکر: next session میں یہ ہمیں بتائیں گے کہ کب تک یہ ساری چیزیں پبلک سروس کمیشن کے حوالے ہونگی۔جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! یہ ایک مسئلہ ہے اس کو آپ لوگ اس طرح نہ لیں، پبلک سروس کمیشن کی purview میں جو پوسٹیں ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کرے گا اس کوایس اینڈ جی اے ڈی نہیں کرسکتا۔جوایس اینڈ جی اے ڈی کی purview میں آتی ہیں وہ کرے گا اس طرح نہیں کریں سر! تمام پوسٹیں پبلک سروس کمیشن سے کھینچ کے آپ خود بھرتی کریں گے نہیں جو آپ کی purview میں ہے۔میری بات سنیں مجھے پتہ ہے جو آپ نے جواب دیا ہے ،جو پبلک سروس کمیشن کی purview میں ہیں اس کو وہیں رہنے دیں جو آپ کی purview میں ہیں وہ آپ کرلیں۔

جناب اسپیکر: پبلک سروس کمیشن کی بات ہورہی ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جی نہیں زابد بھائی نے کہا کہ ان کو یہاں لیکرآئیں۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر! ڈاکٹر صاحب نے نہیں سمجھا۔ڈاکٹر صاحب! میں نے یہ کہا کہ پبلک سروس کمیشن کب کرے گا؟ ڈاکٹر صاحب! آپ نہیں سمجھے۔

جناب اسپیکر: ہاں۔

میرزابدعلی ریکی: کب تک ہمارے نوجوان ذلیل اورٹھوکریں کھاتے رہے ہیں؟

جناب اسپیکر: exactly

میر زابد علی ریکی: دراصل آپ رزلٹ تو ہمیں دے دیں بس ہم کہتے ہیں پبلک سروس کمیشن ایماندار ہے، ڈاکٹر صاحب ایماندار، بھائی بلوچستان کو رزلٹ تو دے دیں۔

جناب اسپیکر: ان سے کروالیں۔

میر زابد علی ریکی: بھائی کسی بندے کو آپ appointment تو کروادیں ہم یہ چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! اُس دن فنانس کی بھی یہی بات ہوئی تھی۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

میر زابد علی ریکی: ابھی کتنے سال ہورہے ہیں؟ سال سے زیادہ دوسال ہورہے ہیں۔ڈاکٹر صاحب! آپ کے پاس بھی اسٹوڈنٹس آتے ہیں ہمارے پاس بھی کہ بھائی یہ کب تک ہوں گے۔

جناب اسپیکر: یعنی بلوچستان کے لوگ لگیں گے؟

میر زابد علی ریکی: بلوچستان کے لوگ لگیں گے۔

جناب اسپیکر: بالکل جی ہاں۔

میر زابد علی ریکی: سر! میری بات یہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سی ایم صاحب بھی آگئے ہیں پبلک سروس کمیشن کا ایک بل گورنمنٹ کے پاس پڑا ہوا ہے اُس میں کہا ہے کہ جی ہمارے جو تمام زون ہیں ان میں ہمیں اجازت دے دیں کہ ہم وہاں پبلک سروس کمیشن کے دفاتر کھولیں اور وہاں بھرتیاں کریں۔صرف کوئٹہ سے، اس دن بھی میں نے ایک مثال دی تین 300 پوسٹوں کے لئے 44 ہزار پٹواری کے candidate آئے اور 25 ہزار کے حساب سے ہم نے لگایا ایک ارب بیس کروڑ خرچ ہوئے۔

جناب اسپیکر: burden ہے؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: یہ اگر decentralized کرلیں سی ایم صاحب! وہ بل آپ کے پاس پڑا ہوا ہے اس کو endorse کرلیں جان چھوٹ جائے گی بچے بھی خوار نہیں ہونگے۔

جناب اسپیکر: پبلک سروس کمیشن پر burden ضرور ہے۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! detail میں ہم بتادیں گے مجھے پانچ منٹ کی ایک میٹنگ کرنی ہے پھر میں واپس آجاؤں گا۔اس سے پہلے میں صحافیوں کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں جو ہماری صحافی برادری نے بائیکاٹ کیا تھا پہلے تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہماری request پر واپس آئے ہیں۔ (ڈیسک بجائے گئے) اور we welcome them جناب اسپیکر! یہ ایک بڑا serious issue ہے۔ بلوچستان کو لیکر already ہم یہ

کہتے ہیں کہ بلوچستان وہ deprived ہے no doubt کہ بلوچستان deprived ہے۔ اَب یہاں جو میڈیا چینلز ہیں میڈیا کی جو excess ہیں بلوچستان کے لئے already تھوڑی ہے۔ اور یہ پھر ہمارا جو argument built ہوتا ہے کہ میڈیا ہاؤسز وہ صرف کمرشل بنیادوں پر میڈیا چلا رہے ہیں۔ this is not fair کہ اگر آپ کو لاہور اور کراچی سے زیادہ بزنس مل رہا ہے We are part and partial of this beautiful country یہ صوبہ پاکستان کے سر کا تاج ہے۔ اس کو اگر اس طریقے سے گورنمنٹ سیکٹر یا پرائیویٹ سیکٹر even اس طریقے سے neglect کرے گی ہم تمام لوگ اپوزیشن میں ہوں چاہے حکومت میں ہوں ہم یک زبان ہو کے یہ تمام میڈیا ہاؤسز سے کہہ رہے ہیں کہ یہ زیادتی ہم اپنے بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ نہیں ہونے دیں گے۔

جناب اسپیکر: نہیں ہونی چاہیے۔

جناب قائد ایوان: اگر آپ کسی جگہ پر بزنس کر رہے ہیں یہاں اگر آپ کو loss ہو رہا ہے تو national interest آپ کو کیا کہتا ہے national interest آپ کو یہ کہتا ہے کہ national interest میں آپ یہاں اپنا بزنس رکھیں تاکہ لوگوں تک خبر رسائی بھی ہو اور باقی پاکستان تک ہو۔ اس سلسلے میں آنریبل ہمارے جو فیڈرل منسٹر ہیں میں نے speech میں call کرنے کی کوشش کی تارڑ صاحب کو مجھے ملے نہیں۔ لیکن وہ call back کریں گے ابھی موبائلز میرے پاس ہال میں نہیں ہوتے ہیں تو مجھے call back کریں گے میں آج اُن سے بھی بات کرلوں گا اور جتنے بھی concerned لوگ ہیں ان سے بھی بات کرلوں گا اور ہم تمام پارلیمنٹ اس issue پر اپنے میڈیا ہاؤسز کے ساتھ جو کہ ہمارے میڈیا کے دوست ہیں جو پریس کلب ہے اور انکا president ہے جو میڈیا کے دوست ہیں journalist ہیں ہم پورا August Hall ہے یک زبان ہو کر اُنکے مطالبے کے ساتھ ہیں اور اُنکے ساتھ رہیں گے اور ہر فورم پر جواب دیں گے۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے done ہو گیا ہے۔ میر زابد علی ریکی صاحب سوال نمبر 464 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 464

☆**464 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 11 فروری 2026ء۔</u>

کیا وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ <u>مورخہ 13 اپریل 2026 کو موخر شدہ۔</u>

کیا یہ درست ہے کہ سال 25-2024ء میں بلوچستان ہاؤس کراچی کی مرمت و بحالی کیلئے رقم جاری کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سالوں کے دوران کل کسقدر رقم مرمت و بحالی کیلئے جاری کی گئی ہے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ مرمت و بحالی کا کام کس کمپنی سے کروایا ہے کمپنی کا نام، ٹھیکیدار کا نام نیز بلوچستان ہاؤس کراچی میں کی گئی مرمت

و بحالی کے کام کی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: پلیز again ایس اینڈ جی اے ڈی۔

میر زابد علی ریکی: سر! 464 ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں 464 تو ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سال 25-2024ء میں بلوچستان ہاؤس کراچی کی مرمت و بحالی پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 02 اپریل 2026ء۔

سال 25-2024ء میں بلوچستان ہاؤس کراچی کی مرمت و بحالی کیلئے کوئی رقم جاری نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! بات پہلے سے شروع ہے جناب طاہر شاہ صاحب کو بتا دیں آئندہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے کم از کم دو تین سوال لایا کریں ہمارے colleagues کو اتنا بھی بتایا جائے تا کہ ہم سوال کا جواب بھی جلدی سے دیں، جناب اسپیکر کراچی ہمارے بلوچستان کا، سر! یہ دیکھیں بلوچستان ہاؤس کراچی میں آپ وہاں گئے ہیں یا نہیں لیکن میں گیا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! میں کہتا ہوں سوال لانے کا یہ مقصد ہے کہ بالکل وہاں رہائش کیلئے جو بھی بندہ گیا ہے وہ رہائش کے قابل نہیں ہے میرے فاضل دوست عبدالمجید صاحب آپ مہربانی کریں کچھ فنڈ بلوچستان گورنمنٹ سے یا سی ایم سے بلوچستان ہاؤس کراچی یہ بالکل رہائش کے قابل نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل اس کو رہائش کے قابل بنانا چاہیے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! میں کہتا ہوں پہلے اسلام آباد بلوچستان ہاؤس کا میں نے ذکر کیا تو بہر حال الحمدللہ کچھ نہ کچھ دس یا بیس کمرے صحیح ہو گئے ہیں رہائش کے قابل ہو گئے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ اسمبلی میں جب آواز اٹھائی میں نے الحمدللہ ابھی جو بندہ جاتا ہے اسلام آباد بلوچستان ہاؤس میں رہائش کے لئے۔ مجید بھائی! آپ مہربانی کریں یہ سوال لانے کا مقصد یہی ہے کہ یہ بلوچستان کا اثاثہ ہے جتنا ہو سکتا ہے اس کو۔۔۔

جناب اسپیکر: ویسے بھی وہاں ٹوٹل تین چار کمرے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: سر! جی تین چار ہیں۔

جناب اسپیکر: اس کو renovation کرنے کے لئے اتنی زیادہ رقم required نہیں ہوگی۔ مجید بادینی صاحب! آپ اس پر ضرور سوچیں۔ بلوچستان ہاؤس کراچی میں تین چار کمرے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سر! میں خود گیا ہوں اسکا visit کیا ہے زاہد صاحب صحیح کہہ رہے ہیں وہ بالکل رہائش کے قابل نہیں ہے سر! اس میں ٹوٹل تین کمرے ہیں۔

جناب اسپیکر: تین کمرے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: انشاءاللہ کوشش ہے بلوچستان گورنمنٹ سے اس سال بجٹ میں پیسے رکھوائیں گے انشاءاللہ کراچی بلوچستان ہاؤس کے لئے۔

جناب اسپیکر: کوشش کریں اس دفعہ اس کو accommodate کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سر! جی ہاں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہوگیا ہے۔

جناب اسپیکر: Question No. 464 disposed off میر زاہد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 468 دریافت فرمائیں۔

☆468 **میر زاہد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 11 فروری 2026ء۔

کیا وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 13 اپریل 2026ء کو موخر شدہ۔

بلوچستان ہاؤس کراچی میں گریڈ۔1 تا 15 اور گریڈ 16 و بالا کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں ان اسامیوں کی تعداد بتلائی جائے اور یہ اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں ابتک تعیناتیاں عمل میں کیوں نہیں لائی گئی ہیں۔ نیز ہر اسامی کا نام وگریڈ وائز کی مکمل تفصیل دی جائے:

وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 02 اپریل 2026ء۔

بلوچستان ہاؤس کراچی میں گریڈ۔1 تا 15 اور گریڈ 16 کی کوئی خالی اسامی موجود نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: سر! یہ بھی اسی سے متعلق ہے آپ کے بلوچستان ہاؤس کراچی کے۔ میں نے دیا تھا پوسٹوں کے حوالے سے وہاں پوسٹ 1 تا 15 کوئی نہیں رکھی ہے۔ تو میرا مطلب یہ ہے کچھ پوسٹ announce ہوجائیں کراچی بلوچستان ہاؤس کی۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میرزابدعلی ریکی: کم از کم جیسے ہمارے مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے بھی کہا کہ اسلام آباد بلوچستان ہاؤس جاتے ہیں کہاں ڈسٹرکٹ کے بندے ہیں اگر یہ پوسٹ announce ہوجائیں بلوچستان کے ڈسٹرکٹس کی 1 سے 15 تک تو کم از کم دس پندرہ پوسٹیں جتنی ہوسکتی ہیں وہاں کم از کم اس کی ضرورت پڑتی ہے پتہ نہیں ہے آگے اس نے سوچ لگائی ہے مجید بھائی! کیا پوزیشن ہے اس کے بارے میں بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے اموری عمومی نظم ونسق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وہاں کوئی بھی پوسٹ ابھی خالی نہیں ہے 16 گریڈ کی اگر بھائی کہہ رہے ہیں کہ آگے چل کے دیکھتے ہیں اللہ کرے کہ اُدھر گوادر اور واشک کے لوگ بھرتی ہوجائیں۔

میرزابدعلی ریکی: بہرحال جن ڈسٹرکٹس کے ہوجائیں گے بہتر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے اموری عمومی نظم ونسق: گوادر، حب اور بیلہ کے لوگ زیادہ نزدیک ہیں۔

جناب اسپیکر: زابدعلی ریکی صاحب کا پوائنٹ یہ ہے کہ وہاں تین چار vacancies create کی جائیں تاکہ وہاں آپ MPA صاحبان یا جو کوئی جائے تاکہ اُن کی کم ازکم look after ہو وہاں جو ضرورت کی چیزیں ہیں وہ میسر ہوں۔ اِس لیے آپ کے پاس وہاں نہ ہونے کے برابر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے اموری عمومی نظم ونسق: سر! کچھ ہے ہی نہیں ویسے تین کمرے ہیں جیسے اِنشاءاللہ اُس پر کام ہوگا تو ملازمتیں بھی نکل آئیں گی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے اموری عمومی نظم ونسق: اُس پر حق سب سے زیادہ گوادر اور لسبیلہ کے لوگوں کا ہوگا۔

میرزابدعلی ریکی: سر! یقین کرتے ہیں جیسے ہمارے ابھی رحمت بھائی نے کہا بھوت بنگلہ ہے۔

جناب اسپیکر: بھوت بنگلہ ہے؟

میرزابدعلی ریکی: سر! اِسی طرح ہے یقین کریں وہ رہائش کے قابل نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں I agree مَیں نے دیکھا ہے بالکل اِسی طرح ہے۔

میرزابدعلی ریکی: زیادہ سے زیادہ ایک یا دو کروڑ روپے کون سی بڑی بات ہے۔

جناب اسپیکر: maximum آپ کردیں تین کمرے ہیں ٹوٹل اُس کے، آپ آنے والے بجٹ میں کوشش کریں اُس میں accomodate کریں۔ اُس کی renovation کریں اُس کو قابل استعمال بنائیں ٹھیک ہے۔

میرزابدعلی ریکی: زمین چھوڑیں کم سے کم وہ کمرے رہائش کے قابل بنادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: زمین ہمارے پاس ہے وہ کمرے بھی سیٹ کریں گے اور مزید بھی انشاءاللہ یہ بات ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: Question No 468 disposed off ۔done, done۔ یہ ہمارا جو Question Hour تھا 50 منٹس وہ ہم exceed کر چکے ہیں already ۔Questions from 458, 399, 398, 397 , 373 , 446, 444 , 332 اور 480 جو کہ محکمہ لائیواسٹاک سے متعلق ہیں اِن کو اگلے سیشن کے لیے defer کیا جاتا ہے۔توجہ دلاؤ نوٹس ۔میر زابدعلی ریکی آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں جی۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: دیکھیں میں آپ سے ایک گزارش کرلیتاہوں،منسٹر آپ کی توجہ چاہیے۔

جناب اسپیکر: جی۔please order in the house.

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! یہ دوڈیپارٹمنٹ ہیں جو کہ بلوچستان کے بنیادی ہیں ایک لائیواسٹاک ہے اور دوسرا ایگریکلچر۔اِن میں صرف تنخواہوں کے علاوہ کوئی فنڈنگ نہیں ہے۔مَیں recently آپ کو بتاؤں کہ یہاں جتنی اِن کی ویکسین ہیں یہ expire ہوتی ہیں اِس لیے کہ وہاں cold chain maintian نہیں ہوتا ہے اب ویکسین کے لیے 4 کروڑ روپے رکھے ہیں which is nothing۔تو مَیں آپ سے گزارش کرلیتاہوں سی ایم صاحب نہیں ہیں منسٹر صاحب آپ ہیں آپ کے ڈیپارٹمنٹ مَیں جب میں گیا ہوں تو مجھے دیکھ کر انتہائی افسوس ہوا ٹائم کا بھی وہ مَیں آپ کو بتاؤں کہتے ہیں کہ جب تہذیبیں زوال پذیر ہوں گی تو سب سے پہلے اُن کے آثار اُن کی بلڈنگوں پر آئیں گی وہ بلڈنگیں اُن کی شکل بدل جائے گی۔تو لائیواسٹاک تربت کا مَیں آپ کو بات بتاؤں کہ وہ best تھا جس میں پولٹری فارمنگ تھی جس میں سب کچھ تھا آج اُس کی حالت یہ ہے کہ اُس کی chain maintian نہیں ہے آپ مہربانی کریں ظہور صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سی ایم صاحب نہیں ہیں یہ دونوں ڈیپارٹمنٹس کو چلانے کے لیے آپ اپنی تنخواہوں کے علاوہ بھی کچھ پیسے دے دیں تاکہ وہاں ویکسین کی chain تو maintain کرسکیں وہ۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہوگیا thank you۔ honourable member please order in the house۔ممبر صاحب بول رہے ہیں آپ سُنیں ذرا اُن کو۔next session میں جو لائیواسٹاک محکمہ کے جو question hour وہ that is for livestock جتنے بھی questions ہیں آپ اُن کو شامل کریں مزید اور اِس میں addition کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: **توجہ دلاؤ نوٹسز۔**

میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

میر زابدعلی ریکی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروائینگے کہ 16 مارچ 2026 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے لواحقین کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ جو ملازمین دوران سروس وفات پاگئے ہیں اُن کی جگہ اُن کے لواحقین کو تعینات کئے جائیں۔ لہٰذا حکومت نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں لواحقین کو تعینات کرنے کی بابت اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب کو بلائیں مجید بادینی صاحب کدھر باہر گئے ہیں اُن کو بلائیں اُن سے متعلق سوال ہے۔

میر زابدعلی ریکی: تھک گئے ہیں شاید چائے یا پانی پینے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ بولیں اِس پر یہ سپریم کورٹ کا آرڈر intact ہے۔ آ گئے ہیں منسٹر صاحب ۔توجہ دلاؤ نوٹس آپ دوبارہ پڑھیں زابدعلی ریکی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: دوبارہ پڑھیں سائیں مَیں تھوڑا باہر گیا تھا کوئی اور بھی کام ہوتے ہیں۔ بھاگ گیا کدھر بھاگ جاؤنگا۔

میر زابدعلی ریکی: اسپیکر صاحب! آپ کے کہنے کے مطابق پھر پڑھونگا۔

جناب اسپیکر: دوبارہ پڑھیں۔

میر زابدعلی ریکی: وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروائینگے کہ 16 مارچ 2026 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے لواحقین کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ جو ملازمین دوران سروس وفات پاگئے ہیں اُن کی جگہ اُن کے لواحقین کو تعینات کئے جائیں۔ لہٰذا حکومت نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں لواحقین کو تعینات کرنے کی بابت اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی اور لاء ڈیپارٹمنٹ کو ہم نے وہ فائل بھیج دی ہے اِنشاءاللہ بہت جلد وہاں سے ہمارے پاس آئے گا notify کردیں گے یہ لواحقین کوٹہ والا۔

جناب اسپیکر: آپ نے اُن کے لیے اقدامات اُٹھائے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سر! جی ہاں ہم نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا ہے جیسے ہی

وہاں سے آئے گا ہم notify کر دیں گے۔

جناب اسپیکر: کتنے بندے ہیں جو آپ لواحقین کو بھرتی کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی: سائیں اُن کی detail میرے پاس نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب are you satisfied?

میر زاہد علی ریکی: اسپیکر صاحب! اگر ایک دومنٹ بات کرنے کی اجازت ہو۔

جناب اسپیکر: جی جی پلیز بولیں۔

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ لواحقین کا بہت اہم مسئلہ ہے باقاعدہ آپ کی سندھ گورنمنٹ، پنجاب اور KPK سب نے اسی فیصلے کے مطابق لواحقین کے جتنے ورثاء ہیں اُن کے آرڈر بھی ہو گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: تھوڑا سا مائیک آپ اپنے نزدیک کر دیں۔ جی۔

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر! باقاعدہ تین صوبوں میں سپریم کورٹ آف پاکستان کا جو نوٹیفکیشن ہوا تھا تینوں صوبوں نے عملدرامد کیا ہے سوائے بلوچستان کے۔ بلوچستان میں ابھی تک نہیں ہوا ہے ہمارے مجید بھائی کہتے ہیں کہ مَیں نوٹیفکیشن، بھئی تعداد کتنی ہے؟ یہ اہم مسئلہ ہے، تھوڑی زاہد کا نہیں ہے یہ کسی اور MPA کا نہیں ہے یہ پورے بلوچستان کا issue ہے آپ مہربانی کر کے مجید بھائی اِس میں آپ ہمیں بتادیں لواحقین کے کب تک آرڈر ہوں گے اور لسٹ کم از کم ہمیں اور اسمبلی کو دی جائے۔ کم سے کم ہر بندہ آ کر دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے کہ آپ کا کسی اور MPA کا منسٹر کا یہ باقاعدہ سپریم کورٹ کے باقاعدہ آرڈر بھی ہوا ہے اِس آرڈر کی کاپی مَیں آپ کو دے دوں گا اِس پر کب تک عملدرآمد ہو گا اگر ایسی بات کرنی ہے سوال جواب توجہ دلاؤ بس ایسے ہی آگے پیچھے گول مٹول کرنا یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: یہ ہمارے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں اُنکے متعلق ہے؟ یا law enforcement agencies کے حوالے سے ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی: اسپیکر صاحب! زاہد صاحب میری بات سُنیں گزارش یہ ہے کہ یہ 2024ء سے پہلے جو لوگ فوت ہو گئے ہیں اُن کا لواحقین کوٹہ ہے۔ 2024ء کے بعد والوں کا نہیں ہے۔ بیچ میں یہ ایک دفعہ 2024ء میں notify ہوا بیچ میں پھر دوبارہ کورٹ کا فیصلہ آیا کہ نہیں پھر سپریم کورٹ کا ابھی فیصلہ آیا ہے کہ 2024ء سے پہلے والے لواحقین کوٹہ پر اُن کے بچوں کو بھرتی کیا جائے۔ تو اِنشاءاللہ جیسے ہم نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہوا ہے جیسے ہی واپس جواب آئے گا اِنشاءاللہ ہم جلدی notify کر دیں گے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب یہ آپ نے ایس اینڈ جی اے ڈی سے یہ رپورٹ آپ نے اگلے سیشن کے لیے

منگوانی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: باقی یہ مَیں تفصیل بھی دے دوں گا۔

جناب اسپیکر: کتنے لواحقین کی appointment ہوئی ہے یا کتنے اُن کے بچوں کی appointment ہونے جا رہی ہے اور لسٹ میں کتنے بندے ہیں جو کہ دوران سروس وفات پا چکے ہیں اور اُن کو S&GAD accommodate کرے گی۔ یہ پوری detail منگوانی ہے پھر اُن کے ساتھ چلیں گے۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں پوری detail جناب اسپیکر صاحب صحیح ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: زابد صاحب فرما رہے ہیں نہ کہ پنجاب سندھ کے ہوئے ہیں اُس دوران ہمارے بلوچستان کے بھی سارے ہوئے ہیں پھر بیچ میں ایک کورٹ کا فیصلہ آیا پھر ابھی نیا آیا ہے کہ بھئی! یہ جو 2024ء سے پہلے جو لوگ فوت ہوئے ہیں اُن کے لیے ہے۔

میر زابد علی ریکی: اگر ہوا ہے آپ ہمیں اور اسمبلی کو proof لا کر دیں گے۔ اگر نہیں ہوا ہے مہربانی کر کے اِس پر عملدرآمد کر دیں نہ، سر! ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔ اگلے اجلاس میں اگر۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: سر! اگلے اجلاس میں اِس کی پوری detail دیں گے۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ یونس عزیز زہر صاحب۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): یہ لیٹر کی کاپی ہے یہ جناب اسپیکر 16 مارچ 2026ء کا لیٹر ہے ، اِس میں تو کوئی ایسا ذکر نہیں ہے کہ کب کا ہونا ہے اور کب کا نہیں ہونا ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی date نہیں دی ہے؟

جناب قائد حزب اختلاف: سر! یہ کاپی میں آپ کو روانہ کر دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: کوئی date نہیں ہے اِس کے اندر؟

جناب قائد حزب اختلاف: نہیں اِس میں کوئی ذکر نہیں ہے کس طرح کا کب کا ہونا ہے۔ یہ 16 مارچ کا یہ لیٹر No. 263/65 ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں کب سے یہ فیصلہ لاگو ہوگا، کوئی date اِس کی ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: یہ تو اُنہوں نے آرڈر کر دیا ہے کہ فوری طور پر کر لیں۔ سر! 16 مارچ کا اِنہوں نے وہ کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: ایک original اور ایک سوشل میڈیا پر fake بھی

چل رہا ہے۔ جی ہاں دو چل رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ نے لاء سے legal opinion مانگی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: وہ بھی ساتھ آپ نے next میں لگانی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: اِنشاء اللہ اگلے پر لائیں گے کہ لواحقین کوٹہ میں کتنے لوگ لگے ہیں۔

جناب اسپیکر: سپریم کورٹ کا آرڈر، لاء ڈیپارٹمنٹ کا جو legal opinion ہے وہ اور آپ کے پاس جو list ہے سارے سروس دوران وفات پا گئے ہیں اُن کی list اور کتنے لوگ آپ لگا چکے ہیں یا کتنے لوگوں کو آپ آنے والے دنوں میں اُن کو accommodate کریں گے۔ یہ آپ نے اگلے سیشن میں بتانا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: اِنشاءاللہ ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: یہ جب پہلے decision تھا کہ لواحقین کو سپریم کورٹ کا فیصلہ تھا، پھر درمیان میں break آئے 2024ء میں، اُس دوران کچھ لوگ تو لگے لیکن ہیلتھ کے 300 کا data نکالا تھا۔

جناب اسپیکر: Honourable members order in the House please

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: ہیلتھ میں 375 cases ایسے تھے لواحقین کے جن کے تمام formalities بھی پوری تھے اور اُنہوں نے اُس پر کمیٹی کا میٹنگ بھی ہوا تھا اُس پر جو ہے ناں یہ جو minutes of the meeting تھے اُس میں بھی sign ہوئے تھے لیکن وہ issue نہیں ہو رہے تھے۔ میں گیا وہاں میں نے بات کی میں نے کہا بھئی! یہ کیوں ایشو نہیں؟ کہتا ہے کہ سپریم کورٹ کا ایک اور فیصلہ گیا کہ وہ لوگ میں نے کہا یہ تو اُس وقت کہ 2024 سے پہلے سپریم کورٹ کا فیصلہ سے اُن کی death ہوئی ہے تو خواتین، بیوائیں، اُن کے بچے مختلف سیکرٹریٹ آتے رہے تو پھر جب یہ آئینی عدالت کا فیصلہ تھا، آئینی عدالت تو اِس وقت سپریم عدالت ہے اُس کا فیصلہ آیا کہ بھئی! فی الفور جو لوگ 2024ء سے پہلے جن کی death ہوئی ہے اُن کے آرڈر ایشو کرے تاکہ ان کیا آرڈر ہو جائے۔ اب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ چونکہ ایک minues بھی sign ہوئے ہیں ابھی تک اُن کا فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: وجہ کیا تھی؟ کیوں اُنہوں نے اُس کو define نہیں کیا؟

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جی؟

جناب اسپیکر: جن کو یہ اب تک employment دینی تھی آپ کہہ رہے ہیں کہ 1 سو کتنے بندے تھے؟

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: ابھی تک عملدر آمد نہیں ہورہا ہے اس لیے اِن پر عملدر آمد ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: وہ رپورٹ آجائیگی، ٹھیک۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: thank you میر رحمت صالح بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: thank you جناب اسپیکر! وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروائیں گے کہ مکران ڈویژن، تربت، گوادر اور پنجگور میں ڈینگی کا مرض تیزی سے پھیل رہا ہے اور اِس وقت ڈینگی کے کیسز کی تعداد 2 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے لہٰذا محکمہ صحت نے اِس مہلک مرض کی روک تھام کے لیے اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟ نیز محکمہ صحت میں موجود پیرامیڈیکل، ڈاکٹرز، نرسز کو اِس مرض کی روک تھام کی بابت اِن کو ٹریننگ دینے کا کوئی بندوبست کیا ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر: زرین مگسی صاحب please get back to your seat اور آپ ہمیں توجہ دلاؤ نوٹس، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق آپ نے reply دینی ہے۔ آپ نے اِس کو پڑھا ہے؟ آپ ذرا دوبارہ اِس کو دیکھ لیں۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور): جی جی میرے پاس ہے جی پورا اپنا۔۔۔

جناب اسپیکر: جی آپ یہ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: جی میرے خیال سے یہ ڈینگی کے جو outbreak ہوا ہے اُس کے بارے میں۔۔۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: and میں نے بلکہ سیکرٹری ہیلتھ کو بھی مشورہ دیا کہ آپ یہ جو ہماری بریفنگ ہے آپ سارے MPAs کو distribute کرلیں کہ کیا ہم نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے کیا initiatives لیے ہیں اور پہلے کیا کیا ہے، 2024 میں بھی ایسے outbreak تھا جی 2025ء میں outbreak نہیں تھا جو اقدام ہم نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے پہلے لیے تھے اُس کی وجہ سے 2025ء میں کچھ بھی نہیں ہوا ابھی جی preventive measures میں یہ آتا ہے جی awareness، سکول ٹیچرز ہوں، ہمارے خطیب

ہوں، ہمارے کمیونٹی notables کو آگاہ کیا گیا ہے جی اُس کے ساتھ ہی ساتھ rapid diagnostic test kits دیئے ہیں جی کوئی 1600 اور اُس کے ساتھ ہی ساتھ releases اور پیسے بھی دیئے ہیں to control minimise the outbreak ۔اور I don't think کہ ملا ہے سب کو؟ نہیں ملا جی اچھا اچھا ٹھیک ہے۔ تو پلیز جی اِس کے بارے میں کوئی اور سوال ہے تو جواب پوچھیں۔

جناب اسپیکر: اِس کو آپ نے پڑھا ہے؟

میر رحمت صالح بلوچ: جی جی۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! یہ کچھ چیزیں اِنہوں نے community level کی اور کچھ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن لیول کی لکھی ہیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: ڈاکٹر صاحب بات کریں گے اس کے بعد میرے میں ایک دو points ہیں۔

جناب اسپیکر: جی please!

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ basically یہ ڈینگی میں ابھی تربت میں رہا ہوں اور اِس وقت peak پر ہے لیکن جو اِس کے لیے preventive measurements زیادہ اہم ہیں بجائے curative۔

جناب اسپیکر: yes exactly

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اُس میں awareness کی زیادہ ضرورت ہے جو وہاں کے ڈیپارٹمنٹ، کونسلر حضرات، میونسپل کارپوریشن لگے ہوئے ہیں کہ وہ اِس effect کو minimise کریں۔ لیکن بدقسمتی سے چونکہ ہمارے ہاں awareness کم ہے اور poverty بہت زیادہ ہے تو وہاں پانی اُس کا جو larva ہے وہ عموماً پانی کے اندر رہتا ہے تو اُس کو ڈھانپنے کے لیے ہم نے PDMA سے request کی تھی کہ وہ kits دے دیں کیونکہ غریب آدمی کے پاس دو تین دن کا وہ پانی رکھ لیتا ہے daily پانی نہیں ہوتا ہے تو اُس کے جو larva ہیں وہ بالٹی کے اندر یا ٹینکی کے اندر ہو جاتا ہے اُس کو promulgate کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے اِس کے لیے سب سے important چیز وہ ہے awareness اور preventive measures جو گورنمنٹ بلوچستان کو دینا چاہیے اور PDMA کو support کرنا چاہیے جو campaign ہم تربت میں چلا رہے ہیں پنجگور اور گوادر کا مجھے پتہ نہیں ہے لیکن چونکہ میں خود تربت میں رہا ہوں تو وہاں اِس campaign کو ہم چلا رہے ہیں گو کہ کیسز بھی بہت زیادہ ہیں خاص طور پر گرمیوں میں تھوڑا کم ہو جاتا ہے لیکن پھر بڑھ جاتا ہے مہربانی سر۔

جناب اسپیکر: preventive measures ہیں وہ اُنکی بات کررہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون وپارلیمانی امور: ہاں بالکل ڈاکٹر مالک صاحب دُرست فرمارہے ہیں کہ جو larva کا جو preventive measures یہ ہے کہ اِس کا جو ایک کیمیکل آتا ہے powder form میں liquid form وہ پھر تالاب اور tanks میں ڈال دیتے ہیں۔تو یہ کیا گیا ہے میرے پاس یہ data ہے ظہور صاحب کو میں نے دیا دیکھنے کے لیے، یہ بھی initiative لیا گیا ہے جو larva کو مارنے کے لیے۔اچھا ڈینگی کا یہ ہے کہ it does not survive جو زیادہ سردی میں 16 ڈگریز سے کم ہو تو survive نہیں کرتی اور 40,42 ڈگری سے گرمی میں زیادہ survive نہیں کرتی۔تو یہ تین چار مہینے ہیں اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے کچھ steps لیے ہیں بلکہ حب اور اوتھل میں بھی یہی problem ہے تھوڑا سا کم ہے، compare to تربت مگر اِدھر بھی outbreak ہوا ہے۔تو ڈاکٹر مالک صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ جو sprays ہیں وہ اتنے affectiv نہیں ہیں larva کو جو nipit in the bud جو آپ کہہ سکتے ہیں شروعات میں اُنکو مارنا یا پھر awareness اور پھر جب بیماری بھی ہوتی ہے تو اُس کے سب سے برا اثرات ہیں وہ بخار ہے، بخار کے ساتھ جی پیناڈول ہے analgesic جیسے کہ یہ تین چار چیزیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے دیئے ہیں، بلکہ اس کے ساتھ جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا جو response unit ہے اِس کو بھی aware کیا گیا ہے اُن کو بتایا گیا ہے کہ جی یہ measures آپ لیں تو every district has unit اور وہ یہ اس پر کام کررہے ہیں۔

جناب اسپیکر: گورنمنٹ لیول پر کوئی mosquitoes net وغیرہ کا کوئی بندوبست ہے یا نہیں ہے؟ یا میونسپل کارپوریشن لیول پر کوئی؟ جی ظہور صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): جناب اسپیکر! یہ جو question کیا تھا توجہ دلاؤ نوٹس پر کہ وہاں اِنتہائی صورتحال گمبھیر ہے اور جس طرح ڈاکٹر مالک صاحب نے خود ہی کہا کہ چونکہ اس میں اسپرے سے زیادہ کمیونٹی awareness کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔گورنمنٹ بلوچستان نے تقریباً کوئی 2 کروڑ روپے ریلیز کردیئے ہیں کہ وہاں جو ضروری equipments ہیں یا ضروری medicines ہیں وہ لے لیں اور 5 کروڑ وہ CBC machines اور جو critical shortage in saver case managment کے لیے وہ گورنمنٹ بلوچستان ریلیز کردیئے ہیں۔definitely ایک یہ joint efforts ہیں کمیونٹی اور گورنمنٹ کی اور اِس کے لیے awareness پروگرام جاری ہے۔وہاں سوشل میڈیا اور جو بھی ہمارے ضروری tools ہیں awareness کے وہ استعمال کیے جارہے ہیں اور definitely گورنمنٹ کی طرف سے جتنے مزید کوشش ہوگی

گورنمنٹ کرے گی لیکن چونکہ یہ awareness پر زیادہ منحصر ہے تو ہمیں اُس پر زیادہ بحث کرنی چاہیے۔

جناب اسپیکر: رحمت صالح بلوچ صاحب یہ آپ ذرا چیک کریں یہ گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو 20 ملین فنانس ڈیپارٹمنٹ نے میڈیسن وغیرہ ڈسٹرکٹ کے لیے اِس پر کہاں تک لوگوں کو پیسے ریلیز کیے ہیں۔ پھر اُنہوں نے 1600 rapid diagnostic test kits کا بھی لکھا ہے وہ ساری چیزیں ہیں تقریباً آپ چیک کریں تقریباً کہ واقعی آپ کے ڈسٹرکٹ میں یہ ساری چیزیں لوگوں کو میسر یا نہیں ہیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: اسپیکر صاحب! مجھے کوئی شک اور اعتراض نہیں ہے بلکہ میں just یہ ایک ایشو ہے ہم سب کا ہے میں نے اِسی لیے raise کیا جو prevention ہیں جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا ہم prevention سے زور دیں prevention کچھ جگہوں پر نہیں ہو رہی ہے۔ جیسا ہے اِس کا مرکز ہے تربت، جو پنجگور میں کیسز تھے اخباروں میں آیا تھا سیکرٹری ہیلتھ صاحب اُن کو جب میں نے بتایا اُن کو میں appreciate کرتا ہوں کہ لوگوں نے فوری طور پر ٹیم بھیج دیا۔ اب جو بارشیں ہوئی ہیں اس season میں صاف پانی میں جو یہ پنپتا ہے یا اُس کی وجہ سے ہوتا ہے علاقوں میں سپرے mosquitoes nets اور espacially جو ہمارے پاس بلدیاتی اِداروں کے نمائندے ہیں کونسلر صاحبان اِن کو awareness دیں تاکہ وہ اپنے علاقوں میں لوگوں کو aware کریں تو اس طرح کی چیزیں ہونی چاہیے باقی یہ جو اقدامات اُٹھاتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اِن کو میں appreciate کرتا ہوں بالکل یہ اُٹھائیں۔ لیکن باقی علاقوں میں جیسا لسبیلہ، گوادر، پنجگور، تربت یہ areas affect ہو رہے ہیں اِن کے لیے preventions ضروری ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: تھوڑی سی میونسپل سروسز کو بھی active کرلیں وہ بھی بڑے اس میں کردار ادا کرسکتے ہیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: thank you

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب نے آج اور مورخہ 14 مئی کی نشستوں سے جبکہ مولوی نوراللہ صاحب، میر اسد اللہ بلوچ صاحب، میر جہانزیب مینگل صاحب، اور انجینئر زمرک خان صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: مورخہ 08 مئی 2026ء کی اسمبلی نشست میں موخر شدہ غیر سرکاری قراردادیں۔ جناب رحمت صالح بلوچ صاحب، محترمہ اُم کلثوم صاحبہ، محترمہ شاہدہ روف صاحبہ اور جناب خیر جان بلوچ صاحب میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر **81** پیش کریں۔

میر رحمت صالح بلوچ: thank you sir قرارداد نمبر 81۔ ہر گاہ کہ خواتین کے حفظان صحت اور صفائی بشمول مخصوص ایام مسئلہ صرف خواتین کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ بنیادی انسانی حقوق، صحت عامہ اور ایک معاشی ضرورت ہے جو براہِ راست بلوچستان کی نصف سے زائد آبادی کے وقار، صحت اور پیداواری صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یونیسف (UNICEF) کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان میں 89 فیصد خواتین لڑکیاں محفوظ اور باکفایت MHH کی مصنوعات تک رسائی سے محروم ہیں۔ اور صرف 11 فیصد خواتین کو یہ رسائی حاصل ہے جو کہ انتہائی تشویش کی بات ہے چونکہ وفاقی مختلف ٹیکسوں بشمول جی ایس ٹی، کسٹمز ڈیوٹیز، ریگولیٹری ڈیوٹیز اور اضافی کسٹمز ڈیوٹیز میں غیر معمولی اضافے کے نتیجے میں MHH کی مصنوعات اور ان کے خام مال پر تقریباً 40 فیصد کا مجموعی ٹیکس عائد ہوتا ہے جو صحت کی اِن لازمی اشیاء کو پر تعیش مطلب luxury اشیاء کے زمرے میں شامل کر کے عملی طور پر خواتین کو سزا دینے کے مترادف ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کریں کہ وہ خواتین کی صحت اور حفظان صحت کی تمام مصنوعات بشمول سینیٹری نیپکن اور اِن کے خام مال پر جی ایس ٹی اور اضافی سیلز ٹیکس کے خاتمے یا عبوری طور پر 50% کمی اور مقامی پیداوار کی حوصلہ افزائی کاروباری سرگرمیوں میں آسانی اور پرچون کی قیمتوں کو کم کرنے کے غرض سے MHH مصنوعات کی مقامی سطح پر استعمال ہونے والے خام مال کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹیز میں نمایاں کمی اور ایف بی آر اور وزارت خزانہ MHH مصنوعات کو عام اشیاء صرف کی بجائے بنیادی طور پر صحت کی لازمی اشیاء Essential health commodities کے طور پر از سرِ نو درجہ بندی کی جائے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 81 پیش ہوئی کیا محرکین اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 81 کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

محترمہ شاہدہ رؤف: thank you جناب اسپیکر! یہ جو ہم لوگوں نے قرارداد پیش کی ہے یہ بہت خاموش issue ہے لیکن بہت اہمیت کی حامل ہے اور خصوصاً بلوچستان جیسے صوبے میں جہاں غربت بھی ہے جہاں far flung areas بھی ہیں، اور جہاں health facilities کا فقدان بھی ہے وہاں آپ MHH products پر جب اضافی ٹیکس عائد کر دیتے ہیں تو یہ عورتوں اور لڑکیوں کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے۔ سر! یہ اس MHH products کو luxury goods میں شامل کر دینا یہ اتنی بڑی ناانصافی ہے کیونکہ یہ چیز آپ کی basic

میرا فیڈرل گورنمنٹ through کے august house اس ہے اندر آتی health necessities کے اندر آتی ہے اس august house کے through میرا فیڈرل گورنمنٹ سے یہ مطالبہ ہے کہ بلوچستان کی حد تک جب بھی وہ کوئی extra tax عائد کر دیتے ہیں تو اُس کا impact ہمارے بلوچستان پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ ایک تو غربت ہے دوسری وجہ ایک اور چیز یہ ہے کہ جب ہم اس category کو دیکھتے ہیں education کے lens سے تو آپ کے اسکولز کے اندر جو drop out rate ہے وہ اس problem کی وجہ سے زیادہ سنگین ہوتا چلا جاتا ہے۔ آپ جب کے فیڈرل گورنمنٹ نے اس پر اضافی ٹیکس لگا دیا ہے تو اُس کی وجہ سے اِن کے rates بہت high ہو گئے ہیں آپ کو اس قرارداد میں بتایا بھی گیا ہے کہ UNICEF کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان کی 89 فیصد خواتین اور لڑکیاں وہ اِن products تک already ہی رسائی نہیں رکھتی ہیں۔ اِس ٹیکس کے لگ جانے کے بعد جب اِن کے rates اتنے high ہو گئے تو وہ 11 فیصد خواتین یہ اُن کی پہنچ سے بھی دور ہوتا چلا جائے گا۔ سر! آپ کے اور اس ہاؤس کے توسط سے فیڈرل گورنمنٹ سے request ہے کہ جنرل سیلز ٹیکس کو اِن اشیاء پر exempt کیا جائے تاکہ اُن کے rates وہ normal ہو جائے اور approachable ہو تمام خواتین تک۔ یا پھر یہ ہے کہ minimum جو ہماری tax slab ہے اُس کے اندر ان کو رکھا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ جو ہیں آپ subsidize کر کے لوگوں تک یہ پہنچا دیں۔ اب اس میں یہ ہو کیسے سکتا ہے گورنمنٹ کیا کر سکتی ہے سر جو ہمارے لوکل manufacturer ہیں اگر اُن کو ٹیکس ریلیف دے دیا جائے تو اِن کی خود بخود کم ہو جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ اس کو subsidize کر دیں اگر فیڈرل گورنمنٹ اس کو subsidize کر دیتی ہے تو تب بھی اس کے rates جو ہیں وہ مناسب ہو جائیں گے اور ہم خواتین تک یہ چیزیں پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اب اس کے اندر صرف ایک request ہے اور میں چاہوں گی کہ ہاؤس جو ہے مجھے اس پر support کرے کہ جو بھی ہماری یہ products ہیں ہم یہاں سے بلوچستان کی اسمبلی کے through فیڈرل گورنمنٹ کو یہ ایک message دے کہ اس کو luxury items میں consider نہ کیا جائے وہاں نہ رکھا جائے بلکہ یہ basic health necessities کی زمرے میں جب آئیں گی تو گورنمنٹ اس کو subsidize بھی کرے گی اور ہماری عورتوں کو ریلیف بھی ملے گا۔ اس کے علاوہ میں صرف اتنا یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارے جو سکولز ہیں اُس کے اندر اِن پروگرامز کو شامل کیا جائے کہ subsidize چیزیں وہاں پہنچائی جائے اسی طرح ہمارے مدرسے ہیں وہاں کی بچیوں کو یہ چیزیں provide کی جائے تو اِن چیزوں میں جن کو ہم بات کرنا بھی شاید نہیں بہتر سمجھتے یا نہیں کیا جاتا تو اس August House کے through میں یہ چاہوں گی کہ ہم اس کو collectively منظور کر کے اپنی خواتین کو dignity بھی provide کریں اُن کی health کے

issues ہیں اُن کو بھی solve کریں اور سر education literacy ہے جو ہمارا female literacy کا جو ایک اور بھیانک ہمارے سامنے ایک چیز کھڑی ہوتی ہے اُس کو بھی ہم بہت حد تک sort out کریں گے thank you sir.۔

جناب اسپیکر: thank you. جی میڈم راحیلہ! کہتے ہیں کہ قرارداد منظور ہے؟ اس پر کسی کو تو اعتراض نہیں ہے منظور ہے؟

محترمہ راحیلہ حمید خان درانی (وزیر محکمہ تعلیم): سر! منظور تو کر لے لیکن میں کچھ اور کہنا چاہ رہی ہوں پلیز۔

جناب اسپیکر: اچھا آپ بولنا چاہتی ہے؟

وزیر محکمہ تعلیم: ہاں۔ ڈاکٹر صاحب thank you very much for your support لیکن ہمیں بات کرنے دی جائے تاکہ ہم ایوان کو بتا سکے کہ اس کے پیچھے کیا محرکات ہیں۔ اسپیکر صاحب آپ کی توجہ چاہیے۔

جناب اسپیکر: جی پلیز۔

وزیر محکمہ تعلیم: thank you very much میں جو یہ قرارداد لائی گئی ہے اس میں جو lobbying تھی اور ہم اس میں اس کا حصہ ہیں میں چاہتی ہوں کہ سب سے پہلے تو میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اس قرارداد کو تمام خواتین وویمن کاکس کی طرف سے اس میں اُن کے نام شامل کیے جائیں اور اگر ایوان چاہتا ہے کہ باقی سارا ایوان بھی تو یقیناً میری request ہوگی کہ اگر اس کو مشترکہ قرارداد کے طور پر ایوان میں لایا جائے۔ سر! یہ کوئی بہت معمولی بات نہیں ہے ابھی اس میں اِنہوں نے بہت سے figures بتائیں اور اس پر جو خواتین کے صحت کے حوالے سے جو ایشوز آرہے ہیں وہ اتنے خطرناک ہے کہ اگر کوئی اُس کی جو details دیکھے تو آپ یقین کرے کہ بہت حیرت ہوتی ہے کہ وہ بہت ہی dangerous جو diseases ہیں اُس میں نہ وہ شامل ہوجاتا ہے ایک تو میری یہ ریکویسٹ تھی اور دوسرا شاہد روف صاحبہ thank you آپ نے بہت detail میں بتایا میں زیادہ detail سے نہیں کہوں گی کیونکہ آپ سب کچھ بتا چکی ہیں۔ لیکن اِس میں جو آپ نے سکولز کا کہا میں آپ اور ایوان کے knowledge میں لانا چاہتی ہوں کہ already مختلف پلیٹ فارم سے اس کے kits مختلف سکولز میں تقسیم کی گئی اور کی جارہی ہے اور first time میں نے یہ اسکیم دی department کی طرف سے MHH کے میرا خواہش تھی کہ ہم اِس کے لیے یہاں بلوچستان میں ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ entrepreneurship ہو اور لوگ اپنا business کریں تو میں چاہتی تھی کہ یہاں پر بلوچستان میں ایک unit لگے جس میں اُن کو روزگار بھی ملے گا اور یہ چیز بڑے عام نرخوں پر لوکل جو ہماری production ہوگی اُس کی وجہ سے اِس کی price بھی کافی کم ہوگی۔ تو اِس پر

بھی ہم نے PC-I جمع کیا ہے تاکہ ہم اِس معاملے کو آگے بڑھائیں۔باقی مجھے پتہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جیسے اور دوسرے ہمارے ممبرز بڑے اِس میں کو cooperative ہیں women health کے حوالے سے اگر آج آپ کی عورت healthy ہے تو سارا معاشرہ آپ کا healthy ہے اور آپ مرد حضرات کے وہ زندگی بھی healthy رہے گی تو thank you very much for this اور میں چاہتی ہوں کہ اس میں تمام women caucus کے نام شامل کیے جائیں اور اِس مشترکہ قرارداد اور جو ممبرز male بھی چاہتے ہیں وہ اپنی مرضی سے اِس میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو کر دیں، thank you

جناب اسپیکر: مینا مجید صاحبہ وہ کہہ رہی ہیں کہ ہمیں کوئی اعتراض اس پر نہیں ہے اس کو پاس کر دیں۔

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان): نہیں پاس کر دیں لیکن اِس میں کچھ suggestions دینا چاہیں گئے بطور خاتون ہم سمجھتے ہیں کہ ضروری ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا جی منیا مجید صاحبہ، جی پلیز میڈم آپ کو بعد میں موقع دیں گے۔

مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان: سب سے پہلے تو اِس قرارداد کی ہم حمایت کرتے ہیں اِس پر صرف یہ بولنا چاہوں گی۔کہ جس طرح اِس قرارداد میں mention ہے کہ 89% بلوچستان کی جو خواتین ہیں وہ essential جو basic essential accommodaties ہیں اُن سے محروم ہیں تو یہ بڑا تشویش ناک ہے میری اِس میں کچھ suggestions ہیں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اینڈ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کہ بلوچستان کی غربت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور جو خواتین تک ہماری جو یہ essential health accommodaties ہیں اُن کی رسائی کو ممکن بنانے کے لیے حکومت بلوچستان کی ایک پروجیکٹ ہو جس میں free of cost سکول اینڈ کالجز میں بچیوں کو provide کیا جائے۔اِس کے علاوہ health کی بھی ایک project ہو she project کے نام پر جو بلوچستان کی rural areas میں through LHVs اِس کی distribution free of cost کو یقینی بنایا جائے اور اِن دونوں projects ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے initiate ہوں گی۔تو مجھے اِس بات پر یقین ہے کہ جتنی بھی ہماری این جی اوز ہیں جو کام کرتی ہیں پوری دنیا میں بلوچستان، پاکستان میں بھی کام کر رہی ہیں۔اگر اُن کے ساتھ align ہو کر ہم jointly اِس project کو وہ یقینی بنائیں۔تاکہ بلوچستان کی ہر عورت، ماں، اور بہن تک یہ جو essential health accommodaties ہیں اُن کی رسائی ممکن ہو، thank you

جناب اسپیکر: thank you محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): thank you اسپیکر صاحب! جو قرارداد جو بھی پیش کی رحمت بلوچ صاحب

نے اور ہماری خواتین نے ہم بھرپور طریقے سے اِس کی حمایت کرتے ہیں اور ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے بھی پوری حمایت کی ہے تو ہم لوگ thank you کہہ رہے ہیں اُن کا اور جس طرح سے راحیلہ صاحبہ نے کہا کہ یہی چاہیں گے کہ ہم women caucus کے علاوہ بھی اگر ہمارے August ہماری اسمبلی کے اِن میں سے جتنے لوگ اِس قرارداد میں شامل ہوں تو اُن سے بھی ہم کہیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہو۔ اسپیکر صاحب! یہ جو ایشو ہے ۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

ڈپٹی اسپیکر: یہ دیکھیں خواتین کی ہیلتھ کا ہے ہم دوسرے ایشوز کو جو ہیلتھ سے related ہیں ہم بہت سی چیزوں کو ہم دیکھتے ہیں پولیو ہے یا دوسرے کوئی بھی مرض ہیں اُن کے لیے کتنی ہماری وہ چیزیں ہم خرچ بھی کرتے ہیں اُن چیزوں کے لیے بھی بجٹ بنتے ہیں۔تو یہ hygienically تو یہ بھی ہماری خواتین کے لیے ایک بہت ہی important ایشو ہے جس پر بات ہو رہی ہے۔اور آگے اِنہوں نے تفصیل سے پوری بات کی مختصراً یہی کہیں گے کہ اس اسمبلی کے توسط سے یہ چیز آگے جب نیشنل اسمبلی تک بھی جانی چاہیے تاکہ یہ بات یہاں نہ رکے اور آگے نیشنل اسمبلی میں بھی ہو۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

ڈپٹی اسپیکر: جناب سپیکر صاحب! یہی میں آپ سے درخواست کروں گی۔کہ تمام اِن کو سکولز کالجز میں inter میں اِن چیزوں کو جیسے as a luxury نہ اُن پر ڈکلیئر کیا جائے۔جتنی ہو سکے tax اُس پر بھرپور کم کی جائے۔ thank you so much

جناب اسپیکر: یہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں بھی اِس کی بڑا اُنہوں نے خیال رکھا ہوا ہے اُس میں چیزیں لوگوں کو مل رہی ہیں ہر ڈسٹرکٹ لیول پر، جی اُمِ کلثوم صاحبہ۔

محترمہ اُمِ کلثوم نیاز بلوچ: thank you so much جناب اسپیکر! یہ بہت اہم نوعیت کی قرارداد ہے کیونکہ یہ مسئلہ ایک product پر ٹیکسز کا نہیں ہے بلکہ خواتین کی صحت اور بنیادی جو سہولیات ہیں اُس تک رسائی کا ہے۔لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس most technological عہد میں بھی ہم خواتین کے ایسے ایشوز کو discuss کرنے سے وہ قطراتے ہیں۔آج بھی اگر ہم دیکھیں کہ interior Balochistan میں کتنے ایریاز ہیں جہاں خواتین بنیادی صحت کی جو سہولیات ہیں اُن سے محروم ہیں۔یہاں MHH products کی بات ہوئی میں آپ کو literally یہ بتاؤں کہ ہمارے 70% سے زیادہ جو ایریاز ہیں وہاں خواتین کو اِن products کے بارے میں پتہ بھی نہیں ہے کہ what these products are تو یہ بہت اہم اور ضروری قرارداد ہے میں سمجھتی ہوں کہ اِس پر جو points رحمت صاحب نے اور شاہدہ رؤف صاحبہ نے باقی ہمارے ممبرز نے اس پر discuss کی ہے اور اس پر

عملدرآمد کیا جائے اور اِس کی ایک آگاہی مہم ہونی چاہیے grassroot level سے سکولز کالجز تک تاکہ ایک عام بندہ ایک غریب خاتون ایک غریب بچی بھی اِن سہولیات سے محروم نہ ہوں، بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you very much آیا مشترکہ قرارداد نمبر 81 منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 81 منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت رحمٰن بلوچ صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر **82** پیش کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہرگاہ کہ بلوچستان جو کہ کثیر الثقافتی وتاریخی لحاظ سے عام صوبہ یا مختلف اقلیتی برادریاں صدیوں سے امن اور ہم آہنگی کے ساتھ بستے آئی ہیں یہ برادریاں نہ صرف صوبے کی ثقافتی اور مذہبی ہم آہنگی کا حصہ ہیں بلکہ معاشرتی اقتصادی وتعلیمی ترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔تاہم موجودہ دور میں اقلیتوں کو تعلیمی سماجی اقتصادی شعبہ مساوی مواقع کی کمی سیاسی نمائندگی میں کمزوری اور بعض اوقات سماجی امتیاز جیسے مسائل درپیش ہیں یہ مسائل نہ صرف انسانی وقار کے خلاف ہیں بلکہ صوبے کی ترقی اور ہم آہنگی میں رکاوٹ بھی ہے۔لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقلیتی برادری کے حقوق کے تحفظ کے لیے موثر قوانین مرتب کرنا ہے اُن کے خلاف کسی بھی قسم کے مظاہرے میں امتیازی سلوک کی اقلیتی طلبہ کے لیے تعلیمی وظائف اور خصوصی تربیتی پروگرام روزگار وپیشہ ورانہ مواقعوں میں شمولیت کے مذہبی رسومات ثقافت اور زبان کو تحفظ عبادتی مقامات کمیونٹی مراکز کی حفاظت صوبائی مقامی سطح پر اقلیتوں کے نمائندے کو مضبوط کرنے کی بابت عملی اقدامات اُٹھائے جائیں۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 82 پیش ہوئی۔کیا محرکہ اپنی قرارداد نمبر 82 کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی، جزاک اللہ۔بس میں مختصراً request کرتا ہوں یہ اقلیت کا لفظ جو ہم بار بار استعمال کرتے ہیں ویسے بھی یہ مناسب لفظ تو نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات اور پوری انسانیت کا خالق ویسے اللہ ہے تمام مخلوقات کا خالق اللہ ہے اور یہ بھی فرمایا کہ۔**الخلق عیالُ الله**۔جتنی مخلوقات ہیں اللہ کا کنبہ ہے۔اور اللہ کسی بھی انسان پر ظلم برداشت نہیں کرتا کفر کا اختیار تو دیا ہے کسی کو کہ اللہ کو مانے نہ مانے، حضور کو مانے نہ مانے، پیغمبر کو مانے نہ مانے یہ اختیار دنیا میں ہے لیکن ظلم کا اختیار کسی کو نہیں ہے۔اِسی لیے اللہ رب العالمین ہے اللہ رب المسلمین نہیں ہے اِس لیے قرآن جب پڑھتے ہیں اور رب العالمین ہمیں بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے پوری انسانیت کا رب ہے۔اِسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں رحمت اللعالمین ہیں پورے جہاں کے لیے عالم ہے یہ نہیں کہا کہ رحمت المسلمین ہے کہ جو حضور ﷺ کو مانتا ہو اُس کے لیے مہربان اور جو حضور ﷺ کو نہیں مانتا اُس کے لیے مہربان نہ ہو یہ بھی اِسی

طرح اِسی طرح قرآن کے بارے میں "ہدی للناس" کہ انسانیت کے لیے ہدایت ہے یہ نہیں کہا کہ " ھدلل مسلمین" کہا کہ جو اُس کو مانتا ہو تو اُس کے لیے ہدایت ہے اِس لیے جو کسی کی جان جو بھی انسان ہے اسلام انسانیت کا مذہب ہے اللہ انسانیت کا خالق ہے رسول ﷺ انسانیت کا پیغمبر ہے قرآن انسانیت کی کتاب ہے اور انسانیت میں جتنے مذاہب ہیں اُن کے جان کے تحفظ کرنا، اُن کے مال کا تحفظ کرنا، ان کی عزتوں کا تحفظ کرنا، اُن کی انسانی جو بنیادی حقوق ہیں اُن کو دینا یہ پاکستان کا آئین بھی کہتا ہے اور ہمارا قرآن اور حدیث بھی کہتی ہے۔ اِس لیے جو ہمارے بھائی ہیں جو جس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں جو مسلم کے علاوہ جتنے برادریاں ہیں اُن کو تعلیم کا حق بھی ہے جینے کا بھی حق ہے اُس کو جو بنیادی انسانی بنیادی حقوق ہیں اُنکو ملنے چاہیے تمام جو وسائل ہیں اُن کو ملنے چاہییں۔۔

(اس مرحلہ میں محترمہ ڈپٹی اسپیکر صاحبہ، صدارت کی کرسی پر متمکن ہوئیں)

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: محترم کے بعد محترمہ کو ہم چیئر پر خوش آمدید کہتے ہیں یہ جو میں بس مختصر یہی ہے کہ جو ہمارے بھائی مسلم کے علاوہ جتنی برادریاں ہیں جتنی اقوام ہیں اُن کی حوالے سے اگر کمی کوتاہی ہے تو اللہ بھی ہمیں یہ ہدایت دیتا ہے ہمارا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں کوٹ کروں گا پھر میں ختم کرتا ہوں قیامت کے دن اللہ کے نبی فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اگر کوئی حضور کو ماننے والے نے اللہ کے نبی کے ماننے والے نے حضور کو نہ ماننے والے پر ظلم کیا ہو، جس کو ہم کہتے ہیں نا کہ ظلم کیا ہوا کہ حضور کو نہیں مانتا لیکن قیامت کے دن تو اللہ کے نبی نے فرمایا قیامت کے دن میں اُس کا وکیل بنوں گا جس نے مجھ پر ایمان نہیں لایا لیکن مظلوم تھا۔ اِس لیے ہمارے پیغمبر انسانیت کا پیغمبر ہے ، ہمارا اللہ انسانیت کا اللہ ہے، ہمارا دین انسانیت کا دین ہے کسی طبقے کا نہیں ہے کہ میں کہوں کہ میں مسلمان ہوں تو مجھے ظالم بننے کے حق ہے کہ میں کسی کے حقوق کا خیال نہیں رکھوں۔ اِس لیے اسلام انسانیت کا مذہب ہے تو انسانیت میں جتنے مذاہب ہیں جتنے اقوام ہیں جتنے قبائل ہیں سب کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی جی، ڈاکٹر صاحب

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ڈاکٹر مالک بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر مالک بلوچ: میں ایک important issue پر گورنمنٹ کے بیشتر لوگ چلے گئے سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ بیٹھی ہوئی ہیں، اس وقت WHO کی جو رپورٹس آئی ہیں اس region کے حوالے سے خاص طور پر south east asia کے حوالے سے اس میں thalassmina کے cases بہت آرہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: ڈاکٹر صاحب kindly اگر میں قرارداد کو پہلے منظور کروالوں اگر آپ کے۔۔۔

ڈاکٹر مالک بلوچ: مولوی صاحب کی قرارداد کو کون نہ منظور کرے گا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی میں صرف آپ لوگوں سے منظور کروالوں قرارداد نمبر 82 منظور کی جائے۔

ڈاکٹر مالک بلوچ: منظور۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: قرارداد نمبر 82 منظور ہوئی۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر مالک بلوچ: میں میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت thalassmina کے cases بہت زیادہ آرہے ہیں اور گورنمنٹ بلوچستان کو legislation کرنی چاہیے کہ marriage سے پہلے thalassmina کا جو ٹیسٹ ہے اُس کو لازمی قرار دینا چاہیے۔ کیونکہ اس وقت جو cases آرہے ہیں وہ بہت بڑھ گئے ہیں اور آپ یقین کریں ہم سب جانتے ہیں جس گھر میں ایک thalassmina کا ایک patient ہو اُس کی زندگی برباد ہے۔ یا تو آپ direction دے دیں law ڈیپارٹمنٹ کو کہ اِس پر legilistration کریں یا پھر ہم private بل لائیں گے نمبر ون۔ نمبر ٹو میری آپ اور اس ایوان کے توسط سے مولوی صاحب نے جو کہا کنٹانی میں ہمارے مزدور شہید ہوئے ہیں یہ مزدور صرف تربت گوادر، مکران کے نہیں ہیں یہ پورے بلوچستان کے ہیں۔ جو شہید ہوئے ہیں جو کوسٹ گارڈز نے اُن کو شہید کیا ہے میں اپنی پارٹی کی طرف سے اُن کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ بارڈر ٹریڈ ہمارا حق ہے اور اُس کو کوئی ہم سے نہیں چھین سکتا ہے یہ صدیوں سے چلا آرہا ہے جتنے بلوچ اور پختون بارڈر ہیں وہاں پہ اس کو عام informal کاروبار سمجھتے ہیں کوئی سمگلنگ نہیں سمجھتے ہیں شکریہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی جی۔

جناب قائد حزب اختلاف: میڈم اسپیکر point of order پر۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی اپوزیشن لیڈر صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: شکریہ میڈم اسپیکر! آج میں خضدار سے آرہا تھا تو یہ ہمارا۔N25 چمن سے لے کر کراچی تک جو بن رہا ہے میڈم اسپیکر! اتنی بے دردی سے یہ لوگ کام کر رہے ہیں کہ روڈ بنتے ہی میرے خیال میں کوئی ایک یا ڈیڑھ ہفتہ اس روڈ پہ چلا ہے اور وہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ میں نے اس کی ویڈیو بھی بنائی ہے اور میں chair کو دے دوں گا۔ این ایچ اے والوں کو بلائیں کہ اُن کا تو کوئی وہاں پہ کوئی بندہ ہے نہ کوئی کام دیکھ رہا ہے نہ وہاں پہ کوئی compaction ہے پھر بھی ابھی ٹانکے پہ ٹانکے لگا رہے لیکن اتنا lose انہوں نے کام کیا ہے بننے سے پہلے مطلب ایک ہفتہ بھی اس پر ٹریفک نہیں چلی ہے اور وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے اور کئی جگہوں پہ وہ بالکل بیٹھ چکا ہے سوراب اور قلات کے درمیان اس section پہ این ایچ اے والوں کا بھی آپ ایک رولنگ دے دیں کہ این ایچ اے والے فوری طور پہ جا کے اس کا جائزہ لے لیں کیونکہ ویڈیو میرے پاس پڑی ہوئی ہے۔ آج خود میں اس روڈ پہ travel

کیا تھا میں نے دیکھا مجھے بہت افسوس ہوا کہ ہمارے اربوں روپے اس کے لیے تم جھولی پھیلاتے ہو کہ ہمارا یہ روڈ بن جائے لیکن روڈ بننے سے پہلے ہی ٹوٹ گیا اس سے بہتر تھا تو وہ پہلے کوئی foreign company نے وہ، ہم تو کافر کہتے ہیں انہوں نے بنایا اُن کا روڈ ابھی تک 30 32 سال ہو گئے وہ چل رہا ہے اور ہمارے حاجی صاحب کا روڈ وہ فوری طور پہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ تو میڈم اسپیکر! آپ این ایچ اے کو بلالیں اور یہ ویڈیوز میرے پاس پڑی ہوئی ہیں یہ میں آپ کو دے دوں گا آپ ان کو دکھا دیں کہ جی خدارا اس طرح کا کام کیوں کر رہے ہیں۔ بالکل روڈ کی حالت آپ دیکھ لیں کہ جو چھوٹی گاڑیاں ہیں وہ اس میں ٹریول بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے نیچے کا حصہ اس میں لگ رہا ہے بالکل یہ روڈ بیٹھ چکا ہے اپنی جگہوں پہ۔ تو ابھی یہ کیا کر رہے ہیں یہ لوگ اسی جگہ کو نکال کے دوبارہ بلیک ٹاپ کر رہے ہیں لیکن یہ کہ اس کا base ٹوٹل کمزور ہے ایک جگہ سے نہیں کئی جگہوں سے میں ویڈیو نکال کے آپ کو بھیج رہا ہوں آپ دیکھ لیں اور این ایچ اے والوں کو دکھا دیں ان سے کہیں کہ یہ اس طرح کے کام آپ لوگ کر رہے ہیں تو یہ ہمارے پیسے ضائع کیوں کر رہے ہیں۔ بہتر ہے کہ نہیں کریں کہ اتنے پیسے ہم بھیک مانگ کے وزیراعظم اور دوسروں سے، دوسروں سے باتیں بھی سنتے ہیں کسی بلوچستان کو ہم نے اتنے پیسے دیئے اور آپ اُن کا حال دیکھ لیں کہ بننے سے پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا اس سے بہتر تھا وہی ہمارا پرانا روڈ کو چھوڑ دیتے زیادہ بہتر تھا۔ تو یہ situation ہے تو میڈم اس پر آپ کوئی رولنگ دے دیں۔ اور اس کو ابھی سے روکیں اگر نہیں روکیں گے تو میرے خیال میں آگے پھر اس کا اور بیڑا غرق کر دیں گے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: یونس زہری صاحب آپ کی بات بالکل important point ہے آپ نے mention کیا کیونکہ یہ صرف روڈ کی بات نہیں ہے اُس میں accidents اور چیزیں بھی بہت زیادہ ہو رہی ہیں۔ تو ہم سیکرٹری صاحب سے یہی کہیں گے کہ جو صوبائی head ہے این ایچ اے کے انکو طلب کر کے میٹنگ بلائی جائے اور اس پر بات کی جائے اس روڈز پر۔ جی زابد علی ریکی صاحب۔

سید ظفر علی آغا: میڈم میں اِس پر important بات کرنا چاہوں گا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی زابد علی ریکی صاحب کی chit آئی ہے۔

سید ظفر علی آغا: جی ٹھیک ہے۔

میر زابد علی ریکی: میڈم بات یہ ہے آج Point of Public Interest میں ایک دو بات کرنی تھی کاش ہمارے وزیر داخلہ یہاں بیٹھے ہوتے۔ یہاں پہ نظر نہیں آ رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر خاران اس time آپ کے رخشان ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر ہے، میڈم بات یہ ہے کہ کل رات کو خاران میں، ہمارے واشک کے ایک ورکر کیونکہ آپ کے گڑانگ جنگیان دو یونین کونسل ہیں میڈم خاران سے نزدیک ہیں۔ وہاں کے اکثر واشک کے لوکل بندے خاران میں اپنی زندگی

بسر کر رہے ہیں، رات کو محمد اقبال ساسولی اپنے گھر جا رہا تھا چوروں نے اُس کو شہید کیا۔ ہفتہ 10 دن پہلے میڈم کسی نوشیروانی کے گھر پہ چوروں نے حملہ کر کے وہاں کے لاکھوں کروڑوں روپے کے زیورات اُٹھا کے لے گئے۔ یعنی خاران میں میڈم ایسا دن نہیں ہے کہ چور چوری اغوا کاری یعنی دن دیہاڑے یعنی دن رات اپنی جگہ کسی کی جان مال محفوظ نہیں ہے۔ خدارا میڈم! کدھر جائیں کن کے سامنے روئیں یہ جو بندے شہید ہو رہے ہیں ہمارے فاضل دوست cabinet کے بیٹھے ہیں یہ آپ لوگوں نے لیویز کو پولیس میں ضم کیا آپ کم از کم مجھے یہ بتا دیں یہ ایک سال میں خدانخواستہ پولیس میں نفرت نہیں ہے مگر آپ یہ بتا دیں کہ آپ نے لیویز کو پولیس میں ضم کیا آپ نے کیا recovery کی؟ کیا امن وامان آپ لائے؟ خدارا خاران، وزیر داخلہ صاحب یہاں پہ نہیں بیٹھے ضیا لانگو صاحب یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہاں ڈی آئی جی اور ایس پی بیٹھے ہیں یہ کیا کر رہے ہیں کس حوالے سے بیٹھے ہیں آپ مجھے بتا دیں اگر کسی کی جان ومال کی تحفظ نہیں کر سکتے بس چھوڑیں۔ پھر ہر کوئی بندہ خاران کی عوام چاہے واشک ہو وہاں ہر کوئی بندہ خود اسلحہ اُٹھا کے اپنی حفاظت کرنے کے لیے تیار ہے۔ اگر پولیس، پولیس تو نالائق نکلی، میڈم کیا کریں؟ آپ بتا دیں یہ کہاں کا انصاف ہے کہ دن، رات چوری، بندوں کو شہید کرنا، چور اتنے طاقتور ہیں؟ اِتنے طاقتور ہیں کہ گورنمنٹ اسٹیٹ یعنی اُس کے سامنے بے بس ہے؟ خُدارا ہمارے بھائی اور کزن بھی ہیں، ہماری بھی ماں بہن ہیں، اگر آج اقبال کے گھر میں آگ لگی ہے 10 دن پہلے نوشیروانی کے قبیلے سے زیورات لے گئے وہ بھی ہماری ماہ بہن ہیں۔ وہی ماں وہی عورت خاران چوک پر آ کے روی، روی اپنے آپکو پیٹا آخر اِس SP سے اِس خاران کی انتظامیہ سے کچھ نہیں ہو سکا، اُٹھ کے واپس اپنے گھر چلی گئی یہ حالت ہیں خاران کے۔ یہ رخشان ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر خاران ہے میڈم! خُدارا ظہور صاحب آپ بیٹھے ہیں اگر ضیاء لانگو صاحب یہاں نہیں ہے آپ P&D کے منسٹر ہیں، سینئر ممبر ہیں، خاران ہو، تربت ہو آپ کا گھر ہے ظہور صاحب میں آپکی توجہ دلانا چاہتا ہوں CM صاحب یہاں نہیں ہے ضیاء لانگو صاحب چلے گئے ہیں یہ کیا وجہ ہے بھئی؟ کیا کریں؟ آپ مجھے کوئی فارمولا بتا دیں کہ وہاں کیا کریں اگر اسلحہ اُٹھائیں کل اگر کسی پولیس نے اُس کو پکڑا کہتا ہے بھئی اس نے اسلحہ اُٹھایا اپنے جان ومال کی حفاظت کے لیے اگر نہیں اُٹھایا اسلحہ اپنا موٹر سائیکل اپنی گاڑی میں جائے چور آ کے دن دیہاڑے شہید کریگا، پولیس کب آئیگی؟ میڈم! چار گھنٹے کے بعد آئیگی کدھر گیا چور؟ کدھر گیا چور بتاو، بھئی آپ پولیس چوروں کے ساتھ، ابھی شک اِس طرح پڑ رہا ہے کہ آپ چوروں کے ساتھ ملوث ہیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان یہاں سے آپ گئے خُدارا IG بلوچستان خاران کے عوام پر رحم کریں اللہ آپ لوگوں پر رحم کرے گا۔ یہ مظلوم غریب لاچار آج اُن لوگوں کے گھروں میں جائیں کہ کیا ہو رہا ہے؟ ماتم ہو رہا ہے چھوٹے چھوٹے بچے بچیاں رو رہی ہیں کدھر ہے؟ کدھر ہے میرا والد؟ کدھر میرا چاچا؟ اور چور الحمد للہ اللہ کی مہربانی ہے ریکوری نہیں ہے ظہور جان، بالکل خاران لاوارث ہے SP, DIG وہاں بیٹھے

ہیں سننے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے بھئی وجہ کیا ہے بتائیں؟ بھئی گورنمنٹ اسٹیٹ آپ کو پیسے دے رہی ہے monthly ATF آپ کے پاس ہے آپ کو کونسی فورس چاہیے کہ آپ بے بس ہیں چوروں کے سامنے؟ اِس طرح نہیں ہے میڈم! ڈاکٹر صاحب آپ بھی نیشنل پارٹی کے سینئر ہیں اِس پر بات کریں خُدارا یہ اس طرح اگر رویہ چلے گا تو اللہ ہی اللہ ہے بس ہم ایک message دے دیں گے خاران والے مہربانی کر کے مائیگریشن کر کے سارے خاران سے نکل کے چلے جائیں۔ آپ کے بلوچستان میں بھی اسی طرح ہے ہر جگہ میں اِس طرح جو خون بہا رہے ہیں مگر اسٹیٹ کچھ بھی نہیں کر رہی ہے پولیس کچھ بھی نہیں کر رہی ہے پولیس کیوں کچھ نہیں کر رہی ہے وجہ کیا ہے؟ بھئی جو چور ہے جو ڈاکو ہے اُس کو arrest کر کے میں کہتا ہوں اُس کو 20،20 سال جیل میں بھیج دیں چاہے وہ جمعیت، نیشنل پارٹی، پیپلز پارٹی یا (ن) کا ہو، جو بندہ چور ہو اُس کو arrest کر کے کیفرکردار تک پہنچا دیں۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ۔۔۔ (مداخلت) میں یہی کہتا ہوں اپوزیشن ہے ڈاکٹر صاحب ہم اپوزیشن ہیں مجبوراً بات کرلیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: بھئی اُن کا نام ہے کون کون کرنے والا کون ہے؟

میڈم ڈپٹی اسپیکر: ریکی صاحب آپ direct نام نہ لیں۔

میر زابد علی ریکی: میڈم! اس طرح بات نہیں ہے مہربانی کر کے یہ ابھی بھی یہ اندازہ لگا ہے کنظانی ہے کنظانی جیسا ڈاکٹر صاحب نے بات کی مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے بات کی کنظانی میں توبہ اللہ معاف کرے استغفر اللہ ابھی ویڈیو میں نے دیکھی 8 نوجوان کو شہید کیا لاشیں پڑی تھیں کنظانی میں، کس نے مارا ہے بھئی؟ خُدا کا خوف کریں بھئی ایک دن اللہ کے سامنے جانا ہے نہیں ہے؟ 8 بندے کنظانی، وہاں مزدوروں کو شہید کیا آخر اللہ کو کیا جواب دینا ہے؟ ایک دن رب کے پاس جانا ہے رَب کو کیا جواب دیں گے آپکی ذمہ داری کیا تھی؟ آپ کو کس حوالے سے سونپا گیا تھا؟ آخر مزدور کاروں نے کیا گناہ کیا تھا؟ اپنے بچوں کے لیے مزدوری 2 ہزار، یا 3 ہزار اسی کے حوالے میڈم! اِنکے لیے انکوائری کریں رولنگ دے دیں، بلا دیں جو جس نے یہ کیا ہوا ہے، اِن 8 مزدوروں کو شہید کیا ہے رولنگ دے دیں اُنکو بلائیں اور خاران میں جو حالت ہو رہے میڈم! خاران کے SP کو بلائیں کنظانی کہ جو 8 مزدور کل پرسوں جو شہید کر دیئے گئے وہ یہاں آکر ہم ممبروں کو بریف کریں بتا دیں کہ اِن لوگوں کا گناہ کیا تھا آپ نے مارا؟

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی اِن کا کوئی گورنمنٹ کی طرف سے جواب دینا چاہے گا؟ ظہور جی کورم بھی پورا نہیں۔ آغا ظفر صاحب آپ کورم کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں کورم complete نہیں ہے۔ (مداخلت) کورم کو complete کرنے کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ جی کورم complete ہو گیا ہے۔

(خاموشی اذان عصر)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: گورنمنٹ کی طرف سے جی ظہور بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ! جس طرح ہمارے معزز رُکن جو law & order کے بارے میں باتیں کیں۔ definitely law & order کا مسئلہ وہ ابھی کا نہیں ہے بلکہ یہ کئی عرصے سے چل رہا ہے اور جب سے بلوچستان میں یہ subversive activities شروع ہوئیں اور حکومتی رِٹ کو اور ریاست کی رِٹ کو چیلنج کیا گیا ہے تو مختلف گروہ operate کر رہے ہیں اُس میں مختلف تنظیمیں بی ایل اے، بی ایل ایف، بی آر اے اور اس طرح کی تنظیمیں ہیں۔ اِس کے علاوہ جہاں حکومتی رِٹ کمزور ہو جاتی ہے جہاں rule of law کو implement کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو definitely وہاں چور اُچکے بھی اِس کا فائدہ اُٹھاتے ہیں تو حکومت اِس متعلق کافی اپنی کوششیں کر رہی ہے اور حال ہی میں لیویز فورس کو وہ پولیس فورس میں ضم کیا گیا ہے اور پوری پولیس فورس کی وہ revamping ہو رہی ہے around کوئی 100 کے قریب نئے تھانے بن رہے ہیں بلوچستان کے مختلف اضلاع میں اور جہاں جہاں لیویز پہلے تھی اور اَب پولیس آ گئی ہے چونکہ اَب پولیس کی اپنی وہ requirements ہیں اور اُن کی اپنی training ہے تو اُن کو پورا کرنے کیلئے گورنمنٹ بھرپور وسائل فراہم کر رہی ہے definitely ایک چیز ہمیں سمجھنی ہوگی کہ یہ جو issue بلوچستان میں چل رہا ہے law & order کا یا اِس طرح ہمارے معزز رُکن نے کہا کہ لوگ غیر محفوظ ہیں definitely حکومت کی اولین کوشش اور ترجیح یہی ہے کہ لوگوں کو وہ sence of security دیں اور حکومت حتی الوسع کوشش کر رہی ہے اِس پر ہر کسی کو پتہ ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ جہاں آپ کی مختلف تنظیمیں operate کر رہی ہوں اور جو معصوموں کو نشانہ بنا رہی ہو جو law enforcement agencies کو نشانہ بنا رہی ہوں جو مختلف دہشت گردی کی کارروائیاں کر رہی ہوں یہاں تک کہ خودکش حملے بھی ہو رہے ہوں تو وہاں عمومی طور پر یہ چیزیں سامنے آ جاتی ہیں تو میں اِس کو justify نہیں کرتا کہ یہ چیزیں justifiable ہے لیکن میں یہ ضرور یہ حکومتی موقف رکھوں گا کہ اگر آپ رِٹ کو establish کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو بہت سی مشکلات ہوں گی۔ تو اِس میں لوگ فائدے بھی اُٹھاتے ہیں تو میں معزز رُکن صاحب کو اسمبلی فلور پر اُن کو بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت اپنے فرض سے غافل نہیں ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی ہماری پولیس کو وہ وسائل مل جائیں گے حالات میں بہتری آئی گی اِسی طرح ہماری ایف سی کے 2 پورے zones ہیں north اور south اُن کی بھی مختلف wings ہیں اور بھی بہت کوشش کر رہے ہیں کہ بلوچستان کے law & order کو affectively وہ deal کریں کہ طرف اور کریں اور حالات کو قابو میں لے آئیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش

جاری ہے اور ممبران صاحبان بھی اپنے طور پر کوشش کریں ہم سب کا مشترکہ effort ہوگا تب جا کے چیزیں بہتر ہونگے۔ البتہ ایک چیز یہ ہے کہ ہم ایک چیز کو single out نہیں کر سکتے ہیں کہ جی اِس کی وجہ سے یہ حالات خراب ہیں یا فلاں گروہ قصوروار ہے جب آپ generally law & order پر discuss کرتے ہیں تو اُس میں وہ تمام گروپ آجاتے ہیں جو subversive۔ (مداخلت)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: activities میں جو subversive activities میں وہ شامل ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بلوچستان کی یہ جو صورتحال بنی ہوئی ہے سب equally ذمہ دار ہیں اور ہم سب کو چاہیے کہ ہم سب لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرائیں جو خودکش حملے کرتے ہیں جو law enforcement agencies پر حملے کرتے ہیں جو ہماری بینکوں کو لوٹتے ہیں جو دن دیہاڑے آکر سڑکوں کو block کرتے ہیں کسی صورت میں بھی justify نہیں ہے۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ we will tackle this menace very soon. Government is taking it is staggered measures اور میں ensure rest کراتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ چیزیں قابو میں آئیں گی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی thank you بلیدی صاحب۔ آغا ظفر صاحب۔

سید ظفر علی آغا: بہت شکریہ میڈم! میڈم ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ اِس ٹائم جو بار بار میں نے اِس کی نشاندہی اِس House کو بھی کرائی ہے اور گورنمنٹ کو بھی کرائی ہے مجھے سمجھ نہیں آتا کہ اِس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہو رہا ہے میڈم اسپیکر! ہمارے جو VVIP اگر آپ اِس کو route کہیں ائیر پورٹ سے لے کے شہر تک آنا والا ایک ہی شاہراہ ہے جو ہمارے پاس ائیر پورٹ روڈ ہے میڈم اسپیکر! اِس کو آپ اگر غور سے دیکھ لیں اِس ٹائم ایک گھنٹے میں ہزاروں گاڑیاں یہاں بڑی سپیڈ سے اور بڑے رَش کے حساب سے چلتی ہیں اِس روڈ پر، مگر یہاں ٹریفک کا نظام بالکل نہ ہونے کے برابر ہے ایک تو میں ہمیشہ میرا ایک خواب بھی ہے کہ یہ کب پورا ہوگا کہ ہم کوئٹہ میں دو ہی جگہیں میرے خیال سے ہمارے پاس ہیں باقی ایک بھی جگہ نہیں ہے کہ وہاں signal lights پورا بلوچستان اِس چیز سے محروم ہے recently ائیر پورٹ روڈ ابھی ہر روز آپ دیکھ لیں میڈم! track record آپ اُٹھا کے دیکھ لیں ہر روز accident پر accident ہوتا جا رہا ہے۔ مگر وہاں پر کوئی sign board نہیں ہے کوئی zebra crossing نہیں ہے وہاں آپ کے جتنے بھی روڈ sign boards ہیں آپ خود دیکھ لیں میڈم! وہاں نہیں ہے جس نے جہاں گاڑی کھڑی کر دی جس نے جہاں سے شہر کے اندر ٹرالر لے کر آیا جس نے جہاں نے کوئی پیٹرول یا ڈیزل کے جو بڑے ٹینکرز ہوتے ہیں وہاں لے کر

آ گئے کوئی پرسان حال نہیں ہے میڈم اسپیکر ! اصل بات مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ہے کہ یہاں لوگ پوری دُنیا calculation پر چلتی ہے اور ایک حساب لگا کے چلتی ہے۔ شہر کے اندر ایک تیل گودام ہے بار بار میں نے اِس پر نشاندہی کی ہے وہ تیل گودام وہاں پیٹرول کے لئے بینکرز بنائیں گے پیٹرول اور ڈیزل وہاں پر سٹور کرتے ہیں یقین جانیں میڈم اسپیکر ! ڈر لگتا ہے کہ وہاں خدانخواستہ کچھ ایسا ہو جائے تو وہ پورے اِس آدھے کوئٹہ کو آگ لگا سکتی ہے خدانخواستہ، خدانخواستہ کچھ بھی ہوسکتا ہے میڈم ! اِس کو شفٹ کرا کے کوئی لک پاس پر وہاں کرادیں اور NLC کی باقاعدہ لک پاس پر زمین کمشنر صاحب پچھلے سال مجھے کہہ کر گئے کہ یہاں ہم نے زمین دے دی ہے اور NLC کو ہم وہاں شفٹ کر رہے ہیں پورے شہر کی ٹریفک کا ملبہ ائیر پورٹ روڈ پر آ رہے ہیں آئے روز ٹریفک جام آئے روز آپ یقین جانیں accident پر accident عورتیں شاپنگ سینٹر سے نکلتی ہیں مین روڈ کو cross کرتی ہیں اور وہاں accident اور اموات ہو جاتی ہیں میڈم ! اِس پر آپ یہ کارِ خیر بھی ہے آپ کو اللہ پاک نے اِس کرسی کا ایک منصب دیا ہے آپ ایک رُولنگ دے دیں اِس ٹریفک پولیس کا جو اصل نظام کنٹرول کرنے والا ہے اُن کو آپ بُلا لیں اِن ممبران کے ساتھ بیٹھا لیں بہت بڑا issues ہے جو مین ایئر پورٹ روڈ پر کہیں بھی آپ جائیں میڈم ! نہ کوئی نوٹس نہ کچھ کدھری سے بھی وہاں روڈ اُکھاڑ دیتے ہیں کدھری سے بھی آپ دیکھ لیں روڈ کی cutting ہو جاتی ہے میڈم اسپیکر ! اگر اِس طرح چلتا رہا تو یہ ہمارا جو یہ بالکل کراچی اور چمن روڈ کی طرح ایک خونی روڈ ہو جائے گا میڈم اسپیکر ! اور یہی ایک آپ کے پاس VIP route ہے جو آپ کی VIPs آپ کے قبائلی لوگ آپ کے بچے اسکول کیلئے صبح جاتے ہیں یہ سارے اِس روڈ کو ہی استعمال کرتے ہیں میڈم اسپیکر ! آپ اِس پر سخت رُولنگ دیں اِن کو بُلائیں میڈم ! اِس کے ساتھ ہمیں بیٹھائیں کہ اِن لوگوں کا plan کیا ہے دُنیا نے پانچ، دس سال plan کیا ہوتا ہے ہمارا تو plan معلوم ہی نہیں ہے صبح کو کچھ اور ہوتا ہے شام کو روڈ پر کھڈے لگا کے وہاں روڈ بند کیا ہوتا ہے میڈم !

میڈم ڈپٹی اسپیکر: بالکل آغا صاحب آپ کا point آ گیا اور جو آپ بات کر رہے ہیں بالکل اُس کے ساتھ سب agree کر رہے ہیں، گورنمنٹ کے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں آپ کا point سب تک پہنچ چکا ہے۔

سید ظفر علی آغا: میڈم اگر آپ رُولنگ دیں گورنمنٹ کے لوگ بھی ہمارے دوست colleagues ہیں ہم بھی بیٹھنا چاہتے ہیں ہم اپوزیشن اُس head of the ٹریفک کے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں کہ آپ کا plan ہے اِس مین ایئر پورٹ روڈ کو آپ لوگ خونی کیوں بنا رہے ہو میڈم !

میڈم ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں جو آپ کا مسئلہ ہے وہ تمام لوگوں کا مسئلہ ہے اور گورنمنٹ بھی اِس وقت اُن کے اراکین بھی یہاں موجود ہیں اُنہوں نے آپ کی بات سنی آپ کا point آیا ہے بالکل اُس کے ساتھ agree کر رہے ہیں کہ

بہت important یہ point ہے اور واقعی ٹریفک میں بہت زیادہ لوگوں کی مشکلات ہیں۔

سید ظفر علی آغا: ایک دو بجے آپ خود دیکھ لیں میڈم اسپیکر! جب اسکول کی چھٹی ہو جاتی ہے یقین جانیں اِس اسمبلی سے لے کے بلیلی تک اَب تو میں حیران ہوتا ہوں کہ کہاں پر رُو ناروں۔ میڈم! مین روڈ پر ٹول پلازہ بنایا گیا اور جو یہاں سے جاتے ہیں اُس کی بھی چیکنگ جو وہاں سے آتے ہیں اسکی بھی چیکنگ لوگوں کے آئے روز تذلیل ہوتا جارہا ہے۔ صمد صاحب آپ تھوڑا سا دومنٹ بیٹھ جائیں میرا دوسرا point بھی آجائے گا۔ سردار صاحب پھر آپ بات کر لیں۔ مسئلہ نہیں میں دوسرا point رکھ لوں۔ thank you۔ دوسرا میڈم اسپیکر! سردار صاحب بالکل اس پر point دونگا دوسری بات میڈم اسپیکر! میں نے آج visit کیا پشین DHQ haspital ابھی اسمبلی کا آدھے گھنٹہ پہلے جب start ہو رہا تھا تو میں پہنچا ہوں یقین جانیں میڈم اسپیکر! میرا تو اِس نظام سے دل اُٹھ گیا ہے dialysis کی جو مشینیں بند پڑی ہوئی ہیں OT تین مہینے سے بند پڑی ہوئی ہے۔ پشین ڈی ایچ کیو ہسپتال میں کوئی آپریشن نہیں ہے، صفائی کا کوئی نظام نہیں ہے۔ آپ یقین کریں وہاں جو کلاس فور کے sweepers یعنی جو صفائی کرنے والے ہیں، دو مہینے سے صفائی نہیں ہوئی ہے۔ اور سب سے خطرناک بات میڈم جو میں یہ ایک پوائنٹ میرے دل میں آتا ہے میں تو حیران ہوتا ہوں کہ یہاں جب ہم سوال رکھتے ہیں اور ہمیں جو جواب دیا جاتا ہے وہ اتنا تسلی بخش ہوتا ہے کہ میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ پتہ نہیں میں کس جگہ آ گیا ہوں۔ مگر جب آپ ground reality پر اُترتے ہیں، آپ فیلڈ پر نکلتے ہیں آپ ہاسپٹل کو دیکھتے ہیں۔ تو بندہ پریشان ہو جاتا ہے ایسے ایسے patients پڑے ہوئے تھے جن کے پاس پانچ روپے جیب میں نہیں تھے، مگر وہ روڈ پر پڑے ہوئے تھے۔ اِس دھوپ میں اِتنی جگہ نہیں تھی کہ وہاں ان لوگوں کو چھاؤں میں کسی جگہ رکھا جائے۔ میڈم ہم صحت کے بارے میں تو بہت باتیں کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بخت محمد صاحب نے بہت efforts کیے۔ میں یہ کبھی بھی نہیں کہتا ہوں کہ ایک بندے نے محنت کی ہو اور خواہ مخواہ میں اس کو criticism کا نشانہ بناؤں۔ مگر ابھی پشین ایک بہت بڑی آبادی کے لوگوں کا شہر ہے اور وہاں یقین کریں تین مہینے سے OT بند ہے۔ مَیں آپ سے پھر request کرتا ہوں آپ سے دست بدستہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک رولنگ دیں کہ اس پشین DHQ کا بجٹ نکالیں میڈم وہاں کی OPDs کو نکالیں، وہاں کی calculation دیکھ لیں میڈم کہ پورا پشین DHQ میں آتے ہیں اور اب اُس کی حالت زار یہ ہے کہ بالکل بند ہونے کے نزدیک ہے۔ اور جب بھی آپ دیکھ لیں کہ refer to Quetta, refer to Quetta کوئٹہ کہاں تک اس بوجھ کو مَیں تو حیران ہوتا ہوں کہ کوئٹہ کے ٹراما سینٹرز اور سول ہسپتال اتنے بڑے 36 ڈسٹرکٹس کے بوجھ کو کیسا اُٹھا سکتا ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آغا صاحب آپ کا پوائنٹ آ گیا اور بہت valid ہے۔ لیکن آج ہیلتھ کا منسٹر بھی موجود نہیں ہے

۔آپ کی یہ چیز جب ہیلتھ منسٹر آ جائینگے تو اس چیز کو آپ اُن کو دوبارہ highlight کرنا۔

سید ظفر علی آغا: میڈم ! مَیں نے دونوں points رکھے ہیں دونوں رولنگ اور مستق حق رکھتے ہیں کہ اِس پر آپ رولنگ دے دیں۔ بہر حال سردار صمد گورگیج نے کچھ کہنا تھا ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی مَیں ایک منٹ صمد صاحب کا پوائنٹ لے لوں مولانا صاحب، صمد صاحب ایک دفعہ اُن کی بات کو وہ کر رہے ہیں آغا صاحب کی۔ پھر آپ کو دے دیتی ہوں۔

جناب عبدالصمد خان گورگیج (پارلیمانی سیکرٹری سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): thank you میڈم اسپیکر! میں تو بالکل آغا جان کی بات پر agree کرتا ہوں۔ یہ مسئلے مسائل کوئٹہ میں بڑے وقت سے ہیں، جناح ٹاؤن کا جو روڈ ہے میڈم ایک جگہ سے توڑ کے ابھی دو سال سے وہ مکمل ہی نہیں ہو رہا ہے۔ اور یہاں ہمارے حلقے میں این ایچ اے کا پروجیکٹ چل رہا ہے۔ تقریباً تین سال سے اسی طرح pending میں ہے۔ اور دوسری بات میڈم اسپیکر! کوئٹہ میں تو سب رہتے ہیں یہاں سردیوں میں ہم یہاں آواز اُٹھاتے ہیں گیس لوڈ شیڈنگ کی۔ ابھی جب گرمیاں شروع ہیں تو پانی اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے لئے ہم ہمیشہ بات کرتے ہیں ساتھ ساتھ اگر آپ رولنگ دے رہی ہیں تو اس کے لئے بھی دیکھ لیں کوئٹہ کو basic needs سے محروم نہ کیا جائے۔ نہ یہ کوئی ڈسٹرکٹ ہے کہ یہاں اگر گیس نہ ہو تو لکڑی سے کوئی کام چلائیں یا پانی نہ ہو تو یہاں کنویں سے جا کے لائیں۔ تو مشکلات کوئٹہ میں ہیں اور کوئٹہ میں ہم سب ایم پی ایز یہیں رہتے ہیں تو سب کا حق بنتا ہے کہ کوئٹہ کے لئے آواز اُٹھائیں یہ پانی کا مسئلہ ہے، دیکھیں پرائیویٹ جو ٹینکرز ہیں اُن کو ختم ہونا چاہیے۔ اس کے لئے اگر آپ رولنگ دے دیں تو مہربانی ہوگی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی صمد صاحب آپ کا بھی پوائنٹ آ گیا ہے۔ اور ان کے جو related Ministers ہیں وہ اُس چیز کو وہ آگے لینگے جس دن وہ موجود ہوں تو اس کو kindly تب ہم اُس کو لے سکتے ہیں۔ جی خیر جان بلوچ صاحب آپ نے این ایچ اے کے بارے میں لکھا ہے۔ مجھے چٹ بھیجی ہے تو یہ جب آ جائیں گے ہمارے صوبائی ہیڈ تو اُن کے ساتھ ہی بیٹھ کر discuss کر لیں گے۔ جی۔

جناب خیر جان بلوچ: مَیں public importance پر کچھ چیزیں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں یہاں اس طرح ہے کہ۔۔۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: نہیں این ایچ اے والوں کو دیکھیں! اسوقت ابھی کیونکہ۔۔۔

جناب خیر جان بلوچ: نہیں آپ ہماری عرض سنیں آپ کو بات سمجھ آ جائیگی۔ جو ہم کہنا چاہتے ہیں ایک دفعہ اُس کو سن لیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔نہیں آپ نے بھی این ایچ اے پر بات کرنا چاہتے ہیں خیر جان بلوچ صاحب اگر آپ مختصر بات کر دیں کیونکہ جو آپ NHA کے حوالے سے کہہ رہے ہیں۔

جناب خیر جان بلوچ: مَیں مختصر کروں گا۔میڈم بالکل public importance پر یہ بات ہے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،میڈم آپ سب کے علم میں ہے کہ بلوچستان میں جو کام این ایچ اے کرتا ہے سب سے پہلے اُن کو FW لیتا ہے۔لیکن چونکہ rate کی وجہ سے FW پھر وہ کام اُن ٹھیکیدارز کو sublet کرتا ہے جن کی وجہ سے بعد میں یہ کام نہیں ہوتے ہیں۔بلوچستان میں بڑی مشکل سے ایک لنگڑی لولی M-8 ہے ,جس کا نام M-8 ہے جو خضدار، رتو ڈیرو ،شہداد کوٹ سے گوادر تک جاتی ہے۔اس کے مختلف portions ہیں۔ایک مشکے آواران portion ہے ایک نال مشکے portion ہے،ایک آواران ٹو خوشاب portion ہے اور اسی طرح یہ آگے جا کے گوادر تک ملتی ہے۔2016ء میں میاں محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان تھے اُنہوں نے اُس کا افتتاح کیا۔غالباً اُس خوشاب میں جہاں اُس کا افتتاح ہوا اس روڈ کا ڈاکٹر صاحب بھی میرے خیال میں موجود تھے شاید ظہور صاحب تو نہیں تھے اُس زمانے میں۔فتح بلیدی صاحب اُس علاقے کے ایم پی اے تھے۔میڈم ابھی یہ دس سال ہو گئے یہ روڈ جوں کا توں ہے۔مَیں حیران ہوں ہم کہتے ہیں کہ جی بلوچستان کو ہم importance دے رہے ہیں۔یہ علاقہ جس کا مَیں ذکر کر رہا ہوں گوادر پورٹ کی کامیابی بائی روڈ اسی M-8 پر ہے۔اور اس وقت جو صورت حال بنی تھی میڈم آپ کو یاد ہو گا کہ یہ جو جنگی صورت حال بنی تھی مَیں تو پریشان تھا کہ ہمارے اپنے لوگوں سے access کیسے ہو گا۔خدانخواستہ یہ ایران والا معاملہ اِس حد تک آجاتا اور ایران کو کچھ ہو جاتا یہ تو اپنے لوگوں کے ساتھ زمینی طور پر ہمارا کوئی رابطے کا راستہ نہیں تھا۔اور افسوس کی بات یہ ہے کہ public importance پر جو باتیں ہوتی ہیں اُس پر ہماری کوئی توجہ نہیں ہوتی ہے۔اور حکومت کا تو یہ حال ہے کہ حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اسمبلی کے اجلاس کو آخر تک چلائیں اور بیٹھیں۔یہاں تو اپوزیشن کی ذمہ داری بن گئی ہے کہ حکومت کے کام سنبھالیں۔اور منسٹرز، پارلیمانی سیکرٹریز کورم کی نشاندہی کر رہے ہیں۔دیکھیں! میڈم۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: این ایچ اے کے حوالے سے آپ کا پوائنٹ آ گیا۔کیونکہ ابھی آئیں گے تو ان کے ساتھ آپ discuss کر لینا۔

جناب خیر جان بلوچ: میڈم! مَیں آپ سے عرض کروں، میڈم آپ حکومت کا دفاع نہیں کریں، آپ ہماری عرض سنیں۔آپ این ایچ اے والوں کو بلائیں یہاں۔بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ہے کہ این ایچ اے کے حوالے سے ایک میٹنگ بلائیں۔ظہور صاحب کا بھی علاقہ اس سے متاثر ہے، رند صاحب جو چلے گئے سب سے زیادہ تو رند صاحب کے علاقے کے لوگوں کو لمبا سفر کرنا پڑتا ہے۔پنجگور اور واشک والوں کو۔۔۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: خیر جان صاحب آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے ۔جی فرح عظیم شاہ صاحبہ۔ خیر جان صاحب آپ کا پوائنٹ آ گیا، جس دن آ جائیں گے این ایچ اے کے ہیڈ سیکرٹری صاحب آپ ان کے concerned لوگ جن کا این ایچ اے سے ہے اُن کو آپ نے call کرنی ہے۔نہیں میرے پاس آپ کی کوئی پرچی نہیں آئی مولانا صاحب ،نہیں میرے پاس کوئی آپ کی پرچی نہیں آئی ہوئی ۔جی وہ پہلے اسپیکر صاحب کے پاس ہوگی میرے پاس نہیں ہے۔فرح صاحبہ بات کریں پھر اُس کے بعد آپ کو دونگی ۔فرح صاحبہ آپ نے بادینی صاحب kindly پلیز آپ اگر ایک سیکنڈ ۔جی ایک سیکنڈ صرف۔

جناب خیر جان بلوچ: آپ ایک سیکنڈ لیں رولنگ دے دیں کہ second کیا option ہے آپ کا،مَیں بیٹھ جاؤں گا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: خیر جان بلوچ صاحب آپ کا پوائنٹ دیکھیں آ چکا ہے، بالکل رولنگ دی گئی ہے کہ آپ کے این ایچ اے کے صوبائی head وہ آ جائیں گے آپ اُن کے ساتھ further جو آپ کے issues ہیں۔

جناب خیر جان بلوچ: ٹھیک ہے آپ date fix کریں ہمیں بتا دیں ۔ بلکہ مَیں ، برکت خان ، یہ اپنا ظہور بلیدی صاحب ہیں ۔اس روڈ کا تعلق سب سے ہے اصغر رند بھی ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری صاحب نے نوٹ کر لیا ہے۔

جناب خیر جان بلوچ: ڈاکٹر صاحب اور مولوی صاحب بھی اسی علاقے سے relate ہیں بلکہ اسد بلوچ اور رحمت صاحب بھی ہیں یہ سب اسی روڈ سے related ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری صاحب آپ kindly اِن کے نام نوٹ کر لیں جو لوگ ہیں آپ اُن کے ساتھ میٹنگ ۔مولانا صاحب میرے پاس آپ کی چٹ نہیں آئی ہوئی تھی ۔ وہ خاتون کھڑی ہوئی ہیں ۔اگر آپ انکو نہیں دینا چاہتے ٹائم تو مجھے آپ بتا دیں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: مولانا صاحب بیٹھے، دو منٹ بیٹھے آپ ۔ مولانا صاحب دو منٹ پلیز۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: چلیں مولانا صاحب اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔فرح صاحبہ آپ چلیں بیٹھ جائیں۔فرح صاحبہ۔جی مولانا صاحب، اگر آپ ٹائم دینا چاہتے ہو۔فرح صاحبہ kindly آپ اُن کو بولنے دے دیں ۔ Thank you فرح صاحبہ۔جی مولانا صاحب آپ continue کریں جی۔آج ہماری خاتون بیٹھ رہی ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ طریقہ میڈم مَیں تو اسپیکر صاحب سے مَیں بات کرتا ہوں اسپیکر صاحب کہتے ہیں پرچی کے بغیر بات نہیں۔مَیں دروازے سے داخل ہوتے ہی پہلے پرچی بھیج دیتا ہوں۔جن جن لوگوں نے ابھی بات کی

ہےاُن کی پرچی بعد میں آئی ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: اب تو مولانا صاحب آپ کوٹائم دے دیا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ ابھی جن جن لوگوں نے بات کی انکی پرچی بعد میں آئی ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: مولانا صاحب ابھی اتنی دیر میں تو آپ اپنی بات بھی مکمل کر لیتے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں پہلی پرچی میں نے دی ہے۔ یہ تو زیادتی ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: چلیں مولانا صاحب آپ اپنی بات Continue کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: پتہ نہیں آپ بھی تو میرے ساتھ زیادتی کرتی ہو۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: نہیں آپ Continue کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اس لیے میں بات کرر ہا ہوں یہ اہم بات ہے یہ تمام باتوں سے اہم بات ہے۔کوئی ہسپتال کی بات کرر ہا ہے، کوئی کہاں کی بات کرر ہا ہے، کوئی این ایچ اے کی اور کوئی روڈ کی بات کرر ہا ہے ہم مر رہے ہیں۔ ابھی کنٹانی میں جو لاشیں گری ہیں، روزگار اور روٹی دینا کس کی ذمہ داری ہے آپ میں اتنی جرأت نہیں ہے آپ بلوچستان کے لوگوں کو روٹی نہیں دے سکتے ہیں آپ گولی مار رہے ہیں آپ کلاشنکوف کی گولی مار رہے ہیں۔ کسی حکومت والوں کی اور حکومت کی کیا ذمہ داری ہے بھائی؟ آئین پاکستان میں روزگار دینا کس کی ذمہ داری ہے، روٹی دینا کس کی ذمہ داری ہے۔ آپ گولی مارتے ہیں آپ اندھا دھند فائرنگ کرتے ہیں مزدوروں کا قتل عام کرتے ہیں ایک طرف پورا بلوچستان قتل کا مقتل گاہ بن چکا ہے ہر کوئی ایسی ویسی باتیں کرر ہا ہے اِدھر کی اُدھر کی فلاں اہم ہے۔ مزدوروں کی لاشیں گری ہیں وہ مزدور کیا مانگ رہے تھے پاکستان تباہ اِن مزدوروں نے کیا ہے پاکستان کو آئی ایم آیف کا مقروض اِن مزدوروں نے کیا ہے؟ پاکستان کو دیوالیہ اِن مزدوروں نے کیا ہے؟ پاکستان میں آج قحط ہے اِن مزدوروں کی وجہ سے ہے ، کرپشن یہ مزدور کرتے ہیں، عیاشی یہ مزدور کرتے ہیں؟ کتے دودھ پیتے ہیں، مزدوروں کے کتے دودھ پیتے ہیں۔ یہاں لوگ عیاشیاں کرتے ہیں لوگ تھائی لینڈ اور دبئی میں عیاشیاں کرتے ہیں گولی غریبوں کی سینے پر ہم مارتے ہیں غریبوں کو مارتے ہیں، یہ کوئی طریقہ ہے اسلئے میں جار ہا ہوں اُن کی عیاشیوں کی وجہ سے یہ پاکستان برباد ہوا ہے جن کے کتے دودھ پیتے ہیں اور گولی آپ مزدوروں کو مارتے ہیں اور یہاں ایوان میں کیا بحث ہے۔ وزراء جواب دیں یہ مزدور قیامت کے دن وزیروں کے گریبان پکڑیں گے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: مولانا صاحب ظہور بلیدی صاحب نے اِس پر بات کر لی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آج کنٹانی میں بارڈر پر مزدور مر رہے وہاں لیبر کے سینوں پر گولیاں برسائی جارہی ہیں

۔آپ کی یہ عجیب عجیب باتیں میں سن رہا ہوں۔ بلوچستان مقتل گاہ بن چکا ہے، اِس لیے ہم مزدوروں کے حق میں واک آؤٹ کرتے ہیں مزدوروں کا قتل عام ہورہا ہے مزدورں کو مار رہے ہیں لوگوں کو اجازت دی گئی ہے لوگوں کو لائسنس دیا گیا ہے کہ مزدورں کو مارو پاکستان تباہ مزدورں نے کیا ہے غریبوں نے پاکستان تباہ کر دیا ہے۔ elite class مراعات یافتہ طبقہ جو باہر دبئی اور تھائی لینڈ میں عیاشیاں کرتے ہیں جزیرے خریدتے ہیں انہوں نے پاکستان تباہ و برباد نہیں کیا ہے کیا پاکستان کو مزدورں نے تباہ و برباد کیا ہے۔ کمیشن خورں نے نہیں کیا جو کمیشن کھاتے ہیں یہاں ارب پتی کروڑ پتی بن چکے ہیں۔ بلوچستان کو لوٹ کر کے اور آج اسلام آباد میں دبئی اور تھائی لینڈ میں رہتے ہیں پاکستان انہوں نے تباہ کر دیا ہے۔ اسلئے میں میڈم اسپیکر! آپ کی اس رولنگ کو رولنگ کہتے ہیں ان مزدورں کا پوچھا جائے خون قاتل کون ہے، اِن قاتلوں کو سامنے لایا جائے مزدورں کا قاتل کون ہے جو مزدورں کے سینوں پر گولی برساتے ہیں۔ روٹی دینا آپکی ذمہ داری ہے، ریاست کی ذمہ داری ہے انہیں روٹی دو، آپ روٹی نہیں دے سکتے ہیں آپ گولی مار رہے ہیں ہمارے بچوں کو ہمارے مزدورں کو گولیاں مار رہے ہو۔ یہ کلاشنکوف کی گولی بھی ہمارے ٹیکس سے ہے ہمیں اسی لئے کلاشنکوف دی ہے کہ آپ انڈیا سے لڑو گے ہندوستان سے لڑو گے تم ہندوستان سے نہیں لڑ سکتے گولیاں ہمارے سینوں پر برساتے ہو ہمارے غریبوں کے سینوں پر برساتے ہو کوئی بات نہیں کرتا کوئی اِس کی مذمت نہیں کرتا۔ اِس لیے ہم واک آوٹ کر کے جا رہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: اُن پر سب کو افسوس ہے ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: قیامت کے دن یہ وزیر قیامت کے دن، حکومت، حکمران قیامت کے دن حضرت عمر فاروق نے فرمایا تھا کہ بھوکا کتا سوئے حکمرانوں سے پوچھا جائے گا۔ کنٹانی کے مزدورں ان کے حکمرانوں کا گلہ دبائیں گے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: مولانا صاحب جی۔ فرح عظیم صاحبہ آپ نے بات کرنی ہے۔ (مداخلت) کورم Complete نہیں ہے۔ کورم کی نشاندہی ہوئی ہے گھنٹیاں بجائی جائے اگر تین منٹ تک کورم Complete ہو تو ٹھیک ہے۔

(اِس موقع پر کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: میرے خیال میں ختم کرتے ہیں۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 14 مئی 2026ء تک بوقت سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجکر 20 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆